

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رب اعن یا کریم

الحمد للہ الذی خلق الخلق ورفع بعضہم علیٰ بعض درجات۔
والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد الفائز با علی المقامات

اس روز سعید میں جو جلالۃ الملک عبد العزیز آل سعود فیصل
بن سعود کی گولڈن جوبلی کا ہے بڑی مسرت ہے کہ میں خدائے
قدوس کی آیات میں سے ایک ایسی آیۃ زیب رقم کررہا ہوں
اس پر اگر میں فخر کروں تو بجا ہے اور میں اس سنت کی رقمطرازی
کررہا ہوں جو مویدات قدرت کہی جاسکتی ہے اس کا تعلق اس
عظیم شخصیت رکھنے والے انسان سے ہے جس نے اس زندگی میں
اپنی نیت کے اخلاص اور اپنے ضمیر کے پاکبازی سے بڑی
بڑی کامیابیاں حاصل کیں اس سے مراد وہ جوان صالح
ہے کہ جس کا باپ اپنا تخت شاہی اس وقت کھو چکا تھا جبکہ
بیٹا طفولیت کا زمانہ طے کررہا تھا لیکن جب وہ اپنے شباب کو
پہنچا تو صرف چالیس آدمیونکی رفاقت میں اپنے ایک عظیم

سلطنت کی داغ بیل ڈالدی۔ یہ وہ وقت ہے کہ اللہ برتر و توانا کے بھروسے کے سوا اپنے مقصد میں اس شخص کے لئے کوئی ادنی سہارا بھی نہ تھا اس مقصد عظیم کے حصول میں عزم بالجزم حسن تدبیر موقع شناسی۔ یہ جوہر تھے جو ہر ہر قدم پر ساتھ دے رہے تھے بالفاظ دیگر اس ہونے والے بڑے انسان نے تمام سہاروں اور اماتنوں سے مونھہ موڑ کر اپنے تمام مقاصد ایک رب الارباب وحدہ لا شریک لہ کی سپردگی میں دیدیے تھے اور اس وقت سے اس کی زبان یہ آیت دھراتی رہتی ہے «ومارمیت اذرمیت ولکن اللہ رما» (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ تم پھینک رہے تھے تو تم نہ پھینک رہے تھے خدا پھینک رہا تھا) یہ سیرت ہر اس شخص کیلئے نصرت و تائید غیبی کا نقشہ دکھا دیتی ہے جو اللہ کے دین کو مضبوطی سے تھامے اور اسکے سیدھے و صاف راستے پر گامزن ہوجائے یہ اللہ کے ایک مخلص بندے کی سیرت ہے جس نے معرفت و عشق الہی کے مدارج طے کئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق و اتباع سے اللہ کی مدد خاص کا مستحق قرار پایا۔

ملک عبدالعزیز آل سعود

آپ کا نسب عدنان تک پہنچتا ہے اور بارھویں پشت میں
نزار بن معد بن عدنان پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔
آپ خوش خصال عالی ظرف بلند کردار ہیں۔ حکمرانی کے ساتھ
انہیں حکمرانی کی اہلیت بھی عطا ہوئی ہے ان خوش نصیبوں میں ان کا
شمار ہے جنہیں علم و جسم میں فضیلت حاصل ہے۔ ملک عبدالعزیز
وہ شخص ہے جو حاکم بننے سے پہلے اپنے نفس پر حکمرانی کرسکا
اس کا نقش دلوں پر اس کا کردار ساری سیرتوں کا سرتاج جس
نے اپنے دشمنوں پر عفو کرم کی اتنی بارش کی کہ دوست سے
پہلے دشمن اور اپنوں سے پہلے غیروں نے ان کی عظیم شخصیت
کا اعتراف کیا وہ مرد مجاھد اللہ تعالی کے آگے جھکا اللہ نے
اسے سربلند فرمایا وہ چھپ کر خوف خدا سے تھرایا تو اسکے
دشمنوں پر اسکی ہیبت چھا گئی اس نے اپنے ہر کام میں یہ
نیت کی کہ اللہ راضی ہوجائے تو دیکھا کہ روکاوٹیں اور الجھنیں
دور ہورہی ہیں اور کامیابی کے راستے کھلتے جارہے ہیں۔ اس نے
خالص خدا سے محبت کی تو دیکھا کہ لوگ اس کے گرویدہ و شیدا
بنے جارہے ہیں اس نے اپنے اللہ سے معاملہ رکھا تو اسکی

زندگی بامراد ہوئی اس نے اپنے اعتماد و بھروسے کی ساری قوتیں اللہ کے حوالے کردیں تو دیکھا کہ اللہ کی مدد اس پر سایہ گستر ہے۔ عبدالعزیز آل سعود نیک لوگوں کے لئے کامیابی کی زندہ مثال ہیں بیسویں صدی کا وہ بے مثال حاکم ہے کہ حکومت و سلطنت کے جاہ و جلال اور طمطراق نے اسکے بے نیاز دل میں جگہ نہیں پائی میں نے ان کو عذاب الہی کے خوف سے روتے دیکھا اور اپنے گناہوں کے کفارہ کے لئے بیقرار پایا انکی تمنا ہے کہ دیہات میں رہنے والی بڑھیا کی سادہ و پاکیزہ زندگی میسر ہوتی اور انسانوں کی لاؤ لاؤ کی پر حرص زندگی سے بچنے کا ٹھکانا پہاڑ کی بے نیاز زندگی ہوتی لیکن مسلمانوں کی بھلائی کی جملہ ذمہ داریاں سنبھالتے ہوئے انہیں ایسا موقع نہیں مل سکیگا سچ ہے کہ انسان کو اللہ جو مقام بھی عطا کرے وہ اس مقام پر طاعت و عبادت اللہی میں مصروف رہے یہی کامیاب زندگی کا راز ہے۔

مقام پیدائش

عبدالعزیز آل سعود۔ آپ اپنے آباؤ اجداد کے دارالسلطنت ریاض نجد میں پیدا ہوئے جبکہ آپ کے والد محترم عبد الرحمن

الفیصل فرمانروائے نجد تھے عیدالضحی کے دن قبل طلوع فجر
پیدا ہوئے ۱۲۹۹ھ (۲۱ - ۱۰ - ۱۸۸۰ ع)

آپ کے والد محترم سنہ ۱۳۰۸ ہجری مطابق ۱۸۹۰ م تک برابر محمد بن الرشید سے جنگ آزمائی کرتے گزرا عبدالرحمن فیصل کو بہت جلد معلوم ہوگیا کہ وہ لڑائی نہیں جاری رکھ سکینگے انہوں نے اپنے خاندان کو بحرین روانہ کردیا اور خود کویت چلے گئے جہاں محمد بن الصباح حاکم کویت نے آپ کا مخلصانہ خیرمقدم کیا اور اپنے پاس رکھا اور انکے تمام مصارف کا برابر تکفل کرتے رہے یہاں تک کہ حکومت عثمانیہ نے سائھ اشرفی ماہانہ وظیفہ مقرر کردیا۔ امام عبدالرحمن نے اپنے خاندان کو بحرین سے بلالیا اور نہایت چھوٹے تین کمروں میں تنگی اور انتہائی عسرت کی زندگی گذارنے لگے۔ اس حالت میں بھی انہیں اپنے بچوںکی تعلیم کا بیحد خیال رہا۔ اور عقیدہ سلف پر انکی تربیت کرتے رہے اس تربیت کا یہ اثر ہوا کہ آپ نے اپنی اولاد میں وہ افراد پیدا کئے جو خدائی برتر و توانا کی قدرت کے سوا کسی حال میں بھی باطل کے آگے نہیں جھکتے تھے اور ان کی اس نشو و نما کا یہ اثر تھا کہ دین حق کی مدد کے سوا انکا کوئی بلند مقصد نہ تھا اور اسکی شریعت کی برتری کے سوا انکی کوئی غایت نہ تھی۔

آپ کی بہادری

عبدالعزیز بن عبدالرحمن ابھی پورے بیس سال کو بھی نہ پہنچنے پائے تھے کہ آپ کو اپنے آباؤ اجداد کا ملک واپس لینے کا جوش پیدا ہوا آپ نے اپنے چند مخلصین کو اپنا ہمخیال بنایا باپ سے اجازت لی اور ریاض دارالسلطنت نجد کو فتح کرنے کی نیت سے روانہ ہوگئے۔ آپ نے امیر کویت مبارک الصباح سے مدد طلب کی انہوں نے دو سو ریال تیس بندوقیں اور چالیس اونٹ اور مختصر سامان رسد روانہ کردیا۔ نوجوان عبدالعزیز یہ سامان لیکر اپنے رفقاء نبرد کے پاس گیا۔ رفقاء نے کہا ابن الرشید کی قوت جس نے کئی حکومتونکو تہہ و بالا کردیا ہو اس کے مقابلہ میں یہ سامان؟ عبد العزیز نے ایمان سے لبریز شجاعت میں بھرپور یہ جواب دیا کہ اگر ہمارا یہ ہی اعتقاد ہے کہ محض قوت و تعداد سے فتح ملتی ہے تو ہمیں چاہئے کہ ہم اس راستہ میں ایک قدم بھی آگے نہ بڑھائیں۔

لیکن جب ہمارا یہ ایمان ہے کہ فتحمندی رب ذوالجلال کے اختیار میں ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ اس نے ہم سے یہہ وعدہ کرلیا ہے کہ اگر تم اللہ کے دین کی مدد کروگے تو تمہاری مدد کریگا اور راہ حق میں تمہارے قدم مضبوط کردے گا۔

اب اس کے ہمارے لئے کوئی راستہ نہیں کہ ہم اسکے وعدہ پر پورا پورا اعتماد کریں جبکہ ہماری مدد کا اللہ رب العزت نے ذمہ لے لیا ہے ایسا ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالی ہمارے ساتھ ہو اور ہم ناکام ہوجائیں۔ رجب کی آخری تاریخوں سنہ ۱۳۱۹ ہجری میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ریاض کی طرف روانہ ہوئے۔ ان کے سامنے بس یہ ہی ایک مقصد تھا اور وہ اس مقصد کو پورا کئے بغیر واپس آنے کیلئے ہرگز تیار نہ تھے اور وہ یہ تھا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریق تبلیغ کے اصول پر اللہ تعالی کی زمین پر کلمہ بلند کیا جائے اور راہ میں جو مشقتیں عبد العزیز نے برداشت کی ہیں اسکی مثال اس زمانہ مشکل ہے۔ شوال کی تیسری تاریخ سنہ ۱۳۱۹ ہجری میں نوجوان عبدالعزیز اپنے ساتھیوں کی معیت میں ریاض پہنچ گئے اور کمر ہمت باندہ کر اپنے چھ مخلص بہادروں کے ساتھ حاکم شہر امیر عجلان کے محل پر بڑی جرأت سے چڑہ کر تکبیروں اور کلمہ کے نعروں میں قلعہ کے اندر داخل ہوگئے اور جہاں پر اسی کے سپاہیوں سے مقابلہ ہوا جن میں سے کچھ تو مرعوب و خوفزدہ ہوکر تہہ تیغ ہوئے اور کچھ گرفتار ہوئے۔ مقتولین میں حاکم شہر امیر عجلان بھی تھا۔

تاسیس مملکت

شوال کی چار تاریخ کو پچاس برس گزرنے کے بعد عبدالعزیز بن عبدالرحمن الفیصل بن سعود نے اپنا آبائی ملک واپس ملنے کا اعلان کردیا ۔ تمام قبایل نے اطاعت قبول کی اور یہ فتح اور دوسری فتوحات کا پیش خیمہ بنی ۔ چنانچہ اس کے بعد خرج ۔ محمل اور وشم کی مقامات کو بھی انھوں نے اپنی فتوحات میں شامل کرلیا یہ واقعہ سنہ ۱۳۲۱ ھجری مطابق سنہ ۱۹۰۳ع کا ھے اسکے بعد آل رشید سے انہیں کے مقام پر مقابلہ ھوا اور اسکے پایۂ تخت قصیم پر سنہ ۱۳۲۴ ھجری مطابق سنہ ۱۹۰۶ع میں قبضہ ھوگیا ۔ ان فتوحات کے نتیجے میں کچھ خانہ جنگیاں بھی ھوئیں جنہیں ۱۳۲۸ ھجری میں دبا دیا گیا ۔ اسکے بعد سلطنت عثمانیہ سے مقابلہ ھوا جو آل سعود پر دباؤ ڈالنے کی فکر میں تھی عبدالعزیز نے بڑی دانائی سے ان مقامات کو آل عثمان کے قبضہ سے ۱۳۳۰ ھجری مین نکال لیا اس طرح مملکۂ عربیہ خارجی تسلط سے محفوظ ھوگئی اور بیرونی دنیا سے اس کا دوستانہ رشتہ سمندر کے ذریعہ سے مضبوط ھوگیا ۔

اب عبدالعزیز نے حجاز پر قابض ھونے کی کامیاب تدابیر اختیار کیں اور تربہ ، وخرمہ میں قیام پذیر ھو کر سنہ ۱۳۳۶ھ میں اپنا مقصد حاصل کرلیا اس زمانہ کے فرمانروائے حجاز کو

بچانے اور اسے اس کے اصلی وطن کی طرف واپس کرنے میں حکومت برطانیہ نے خاص طور پر حصہ لیا۔ اس مہم سے فارغ ہو کر مقام عسیر کو بھی ۱۳٤۱ ھجری میں اپنی مملکت میں شامل کرلیا سنہ ۱۳٤۱ ھجری میں حائل اور جوف کو فتح کیا۔ پھر حجاز تہامہ اور نجران اور ملک یام پر قابض ہو کر اس خیال کو صحیح کر دکھایا کہ جزیرہ پر عرب حکومت ہونا چاھئے اور متفرق و منتشر ریاستونکو ایک سلطنت بنجانا چاھئے اور وہ سلطنت خالص قرآن و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابع فرمان ہو۔ اور اس میں ہر جگہ لا الہ الااللہ و محمد رسول اللہ کا ایک ھی جھنڈا ہو۔

جلالۃ الملک عبدالعزیز نے ابتداء مقابلہ میں ھی تبایع اسلام رجوع الی اللہ اور اتباع سنت رسول اللہ صلعم کا جو مقدس ارادہ کیا تھا وہ ایک حد تک پورا ہوا۔

اس وقت سرزمین کعبہ شرک اسباب شرک بدعت و گمراھی سے پاک ھوچکی ہے اور انھوں نے شریعت اسلامیہ کو رواج دیا جسکے بلند ترین بنیادی اصول اور روحانی اعتقادوں کی عظمت انسانی نفوس کی تہذیب و تربیت کا بہترین علاج ھیں اور یہی اصول و مبادی انسان کو اس حقیقی ڈیموکریسی (سیاست) کیلئے

تیار کرتے ھیں جو اسکو سوسائٹی کا خیرخواہ اور انسانیت کا محسن
بنادیتی ھے شریعت اسلامیہ کے اصول پر انسانی تعلیم و تربیت
ایک انسان کو شخصی و جماعتی زندگی میں خداء رحیم و عادل
کی رضا جوئی کا خوگر بنادیتی ھے انہیں اصول کی برکت سے
ظلم دور ھوسکتا ھے اور طبقاتی الجھنیں ختم ھوکر باھمی محبت
و اخوت عام ھوجاتی ھے انســـان کا اپنی ذاتی جماعتی زندگی
خوشگوار طریقـــے پر گذارنا اور دو جہان ترقی و سعادت کا
حقدار بننا صرف اس ایک بات پر منحصر ھے کہ قرآن و
سنت رسول اللہ صلعم اپنی روزمرہ کی زندگی میں شامل کرلے۔

ملک عبد العزیز آل سعود نے اپنـــے اعلی اخلاق عدل اور
حسن سیاست سے ایک مثال قائم کردی ھے اللہ کے فضل سے
اس فاتح و حاکم شخصیت کے ھاتھوں حجاز مقدس امن و اطمینان
کا گہوارہ بن گیا اور ترقی کرتا آج دنیا دیکھ رھی ھے کہ مملکت
عربیہ سعودیۃ کا رقبہ سولہ لاکھ کیلومیٹر مربع ھے جس کی مشرق
سے قطر عمان اور مغرب سے بحر احمر شمال سے عراق و شرق اردن
اور جنوب سے یمن اور ربع خالی حدبندی کرتا ھے۔

ابن سعود کا مکہ میں داخلہ

جمعہ ۸ جمادی الاول سنہ ۱۳٤۳ ھجری صبح کے وقت ابن

سعود عمرے کا احرام باندھے ہوئے مکہ معظمہ میں داخل ہوئے
ہر طرف سے منتظر و مشتاق لوگ استقبال کے لئے بڑھے لوگوں
نے ہاشمیوں کے دستور کے مطابق ہاتھ چومنے کا ارادہ کیا تو
ابن سعود نے ٹوکتے ہوئے کہا (یہ عجم کا طریقہ ہے کہ وہ
اپنے بادشاہوں کے ہاتھ چومتے ہیں ہم تو عرب ہیں مصافحہ ہمارا
دستور ہے صحابۂ کرام جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
مصافحہ ہی کیا کرتے تھے (اور کون اس لائق ہے کہ اسکے
ہاتھ بھی ضرور چومے جائیں) پھر یوں خطاب کیا لوگوں میں
تمسے لڑنے یا تمپر ظلم ڈھانے کیلئے نہیں آیا ہوں میں اسلئے آیا ہوں
کہ تم کو ان مظالم و ستم سے چھٹکارا دلاؤں جو سابقہ حکومت
تم پر ڈھا رہی تھی - میں آیا ہوں کہ مسلمانوں کیلئے بیت اللہ الحرام
کے حج کا راستہ آسان کردوں میں آیا ہوں تا کہ لوگوں کو
کتاب و سنت پر ٹھیک ٹھیک عمل کرنے کی دعوت دوں یہ کہکر
مسجد حرام کی طرف بڑھے عمرہ ادا کیا پھر مجمع کو خطاب کرتے
ہوئے کہا تمام کام اللہ تعالی کے اختیار میں ہیں اور تم جانتے ہو
کہ ہمارے نبی و رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے آئے تھے
کہ ہمکو سیدھا راستہ اور نیکی کا طریقہ سکھائیں انحضرت علیہ
الصلوۃ والسلام آداب قرآن کا بہترین نمونہ تھے میں نہیں سمجھتا کہ
کوئی آدمی جس کو ذرہ برابر عقل عطا ہوئی ہے جو وہ اس کے

سوا اور بھی کچھ کہے گا احترام کے قابل اللہ ہی کی کتاب ہے اور بھلائی اور خیریت جتنی بھی ہے وہ ہدایت الہیہ کی صحیح اتباع میں ہے)۔

پھر فرمایا زمینوں میں افضل زمین وہی ہے جسمیں اللہ کی شریعت قائم ہو اور لوگوں میں افضل وہ شخص ہے جو خالص اللہ ہی کے دین کی پیروی کرے اور اس پر عمل کرے شرف و فضیلت عمل صالح میں ہے حسب و نسب میں نہیں ہے یہ اللہ کا گھر ہے یہ اسلام کی عظمت کا نشان ہے یہاں جو نیکی کیجائے گی اس کا ثواب دوگنا ملے گا اور یہاں جو گناہ و برائی کا ارتکاب کرےگا وہ دوہرا عذاب پائےگا ہم جبکہ یہ اقرار کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں تو ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ ظلم کریں اور اللہ کی مقرر کی ہوئیں حدوں (اس کے قانون) سے باہر ہوجائیں۔ اس کے بعد عقائد اسلامیہ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔

انبیاء و کرام جو عقائد اللہ کی طرف سے لائے انکی ایک ہی اصل ہے اور وہ یہ کہ خالص ایک اللہ ہی کی عبادت کیجائے کلمہ لاالہ الا اللہ میں الااللہ کے معنی یہی ہیں کہ عبادت (بندگی و عاجزی کا اظہار) تمام تر اکیلے اللہ ہی کے لئے ثابت و مقرر ہو یہ کلمہ انسان کے ہر عمل کیلئے بنیادی نقطہ ہے اب کوئی

کام کتنا ہی اچھا ہو اگر اس بنیاد پر اسکا قیام نہیں ہے تو اکارت ہے اللہ تعالی فرماتا ہے (فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولایشرك بعبادة ربہ احدا) جو کوئی (شخص) اللہ کی ملاقات کا امیدوار ہے تو اسے چاہئے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی اور کو شریک نہ ٹھہرائے یہ آیت کریمہ راستہ بتاتی ہے کہ نجات کیلئے صرف عمل صالح (نیک کام) کافی نہیں ہے بلکہ ضروری کہ وہ نیک کام اللہ کی خالص بندگی کے اظہار کیلئے اور اسکو خوش کرنے کیلئے کیا جائے۔

پھر فرمایا جو مقدر تھا وہ پورا ہوا اور اللہ گواہ ہے اللہ گواہ ہے اللہ گواہ ہے اس کعبہ کا رب گواہ ہے کہ میری محبوب ترین آرزو یہ تھی کہ شریف حسین اس اللہ کے گھر میں اللہ کی شریعت قائم کرتے اور دنیا سے ہمارے وجود کو مٹانے کی کوشش نہ کرتے اور دوسرے آنے والوں کیطرح میں بھی ہوتا میں انکا احترام کرتا ان کے ہاتھ چوم لیتا اور ان کے ہر کام میں ان کی مدد کرتا بہر کیف اللہ کی مرضی پوری ہوئی۔

معاملات اگر اس حد تک نہ پہنچ گئے ہوتے کہ انسانوں کی جان اور ان کے ایمان پر نہ پہنچتی تھی تو ہم ہرگز ایسا اقدام نہ کرتے۔

انہوں نے ہمارے ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر کمر باندھ لی تھی اور اس مقصد کیلئے وہ جو کچھ کر رہے تھے اور ہمارے لئے انکی نیت کا جو حال تھا یہ اخبار القبلہ اسکا گواہ ہے حسین اس ملک میں ترکوں کے مامور ہو کر آئے یہاں قیام کیا پھر انکی طاعت سے روگردانی کی اب ہم اپنے ملک میں ہیں اللہ کے احکام اور ہماری تلواروں کے سوا ہمارا کوئی حاکم نہیں ہے۔

پھر فرمایا کسی کام میں اگر کوئی چیز ہمکو نفع پہنچاسکتی ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ اللہ کے دین اور اسکی عبادت کیلئے ہم میں اخلاص ہو لوگوں میں تمہارا ذمہ دار ہوں اور تم میرے ذمہ دار.

ہمارا عقیدہ ان کتابوں میں ہے جو تمہارے پاس ہیں اگر اس میں اللہ کی کتاب کی ذرہ بھر مخالفت پائی جائے تو ہم اسکو رد کردینگے ہم ابن عبد الوہاب کی یا کسی دوسرے کی اطاعت کرنے والے نہیں ہم صرف انہیں باتوں کو ماننے کیلئے تیار ہیں جو قرآن کریم اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق ہوں۔ ہمکو امام احمد بن حنبل کے اجتہاد پر اعتماد ہے اسلئے قرآن و سنت کی بنیاد پر ہم ان کے اجتہادی مسائل کی قدر کرتے ہیں۔ (لیکن ہم انکے مقلد نہیں ہیں) لوگوں نے ہمارے خلاف غلط پروپیگنڈا

کیا ھے مثلا یہ کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجتے اور یہ کہ ان پر درود بھیجنا ہم شرک سمجھتے ھیں ۔ ان باتوں سے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ھیں ۔ کیا اس سے زیادہ اور کوئی بات بھی سچ ھوگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا نماز کا ایک رکن ھے درود کے بغیر نماز پوری نہیں ھوسکتی ۔ لوگ کہتے ھیں کہ ہم قیامت کے روز شفاعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل نہیں ھیں ! اللہ کی پناہ ہم تو اللہ سے دعا کرتے ھیں کہ ہم کو قیامت کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ھو قرآن کا ارشاد ھے کون ھے جو اس کے سامنے اسکی اجازت بغیر کسی کی شفاعت کیلئے زبان کھولے ۔ بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق ہم تو چھوٹے لڑکے کی شفاعت کے امیدوار ھوتے ھیں جبکہ یہ مسنون دعا کرتے ھیں کہ اے اللہ اس بچے کو اس کے والدین کے لئے آخرت کی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائیے اور ان کے لئے اس کی شفاعت قبول فرما اولیاء صالحین بزرگوں کی محبت کا ہم میں کون انکار کرسکتا ھے ؟ اگر تمہارے دلوں میں ھماری طرف سے یہ بات بیٹھ گئی ھے تو آؤ کتاب اللہ سنت رسول اللہ اور خلفاء راشدین کی سنت پر بیعت کرلیں ۔ حاضرین نے کہا ہم سب بیعت کرتے ھیں ہم سب بیعت کرتے ھیں ابن سعود نے کہا تم بتاؤ کہ اس کے سوا اور کیا صاف و صریح بات ھے ۔

حاضرین نے جواب دیا کہ ہم بھی اس کے قائل ہیں ابن سعود نے پھر کہا لوگوں تم کو میں تقیہ کرنے سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں تم تقیہ کرتے ہوئے میری ہاں میں ہاں نہ ملانا اور اپنے دل کی بات نہ چھپانا۔

شیخ شنقیطی بولے کہ ہم علماء نجد کے ساتھ مجمع میں اصول و فروع پر بحث کرنا چاہتے ہیں اور ایک فیصلے پر اتفاق کرلینا چاہتے ہیں۔ ابن سعود نے جواب دیا بہتر ہے۔

شیخ شنقیطی نے کہا ہم علماء نجد سے اس لئے بحث کرنا چاہتے ہیں کہ ایک دوسرے کے مافی الضمیر سے واقف ہوجائیں اور جب کسی فریق کی طرف سے روشن دلیل آجائے تو دوسرا فریق بغیر غصے اور ناراضگی کے اسے قبول کرلے۔

ابن سعود نے جواب دیا کہ اللہ کی کتاب کیطرف جب تک رجوع رہے گا غصہ اور ناراضگی کا موقع ہی نہ آئے گا۔

دوسرے دن علماء مکہ اور علماء نجد میں مناظرہ ہوا اور باہمی اتفاق سے مندرجہ ذیل قرارداد منظور ہوکر شائع ہوئی۔

(۱) سلف صالحین (صحابۂ کرام رض) کا عقیدہ زیادہ

محفوظ اور صحیح تھا اس لئے واجب ہے کہ اس کا اتباع کیا جائے۔

(۲) اسلام کے پانچ رکن ہیں۔

(۱) اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں

(۲) نماز قائم کرنا

(۳) زکواۃ دینا

(۴) رمضان کے روزے رکھنا

(۵) اور استطاعت کے ساتھ حج بیت اللہ ادا کرنا۔

ان ارکان میں سے کسی رکن کا جو کوئی انکاری کرے تو وہ کافر ہے اس سے ۳ مرتبہ توبہ کروائی جائے اگر توبہ کرے تو خیر ورنہ قتل کردیا جائے۔

(۳) نفع حاصل کرنے یا نقصان دور کرنے کیلئے اللہ کے سوا کسی اور سے دعا کرنا اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا کفر ہے خواہ اس میں یہ ہی نیت پوشیدہ ہو کہ دوسرے کی عبادت کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرنا مقصود ہے۔

(۴) قبروں پر عمارت کھڑی کرنا ان میں چراغاں کرنا

وہاں ازیں قائم کرنا بدعت محرمہ ہے (یعنی یہ وہ طریقہ ہے جسکی دلیل اور مثال قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین اور ہم اماموں کے طریقوں میں نہیں ملتی) پس ایسے کام سے شریعت میں انسانی اضافہ و مداخلت فی الدین ثابت ہوتی اور ظاہر ہے کہ اللہ کی آسان اور فطری شریعت میں کسی کو اضافہ کرنے اور مداخلت کرنے کا حق نہیں پہونچتا

(٥) (اللہ تعالی جبکہ بلا سفارش اور بلا وسیلہ ہر انسان کو کائنات کی ہر چیز سے مستفید فرماتا ہے اور جبکہ وہ اپنے گناہگار بندوں پر اور سب پر انکی ماؤں سے زیادہ شفیق ہے جو بلا سفارش و وسیلہ غیر انکو دودھ پلاتی ہیں تو اللہ کی طرف سے بے طلب حاصل ہونے والے انعام و اکرام کی جل تھل بارش کو یہ سمجھکر کیوں محدود و مقید کردیا جائے کہ اگر کسی کے وسیلے سے اور کسی کی سفارش سے اللہ سے مانگا جائے گا تو ضرور ملےگا ورنہ نہیں ملےگا گویا ایک ماں بغیر کسی کے کہے ہوئے فطری مامتا سے دودھ پلا سکتی ہے مگر کسی ٹیکے اور وسیلے کے بغیر اللہ کی رحمت جوش میں نہیں آسکتی ؟

بلا شبہ اس عقیدے میں اللہ تعالی کی بے شمار و بے حساب رحمت اور بے اندازہ احسان پر ایک طرح کا ظلم پایا جاتا ہے

اور اللہ تعالی کی رحمت و احسان میں کسی کو شریک یقین کرنا ظلم ھے اور قرآن میں یہی لکھا ھے کہ شرک سب سے بڑا ظلم ھے

پس علماء نجد و علماء مکہ کی پانچویں متفقہ قرارداد یہ تھی کہ جس کسی نے اللہ تعالی کے آگے دست سوال دراز کرتے ہوئے کسی کا واسطہ دیا اس نے بدعت اور غیر شرعی بات کا ارتکاب کیا۔

عامة المسلمین کیلئے یہ قرار داد شائع کی گئی اور یہ تصریح کردی گئی کہ جو لوگ وھابیوں کے نام سے غلط پروپیگنڈا کر رہے ھیں اسکا سچائی سے کوئی تعلق نہیں ھے اور ایسے لوگ امة اسلامیہ میں فرقہ بندی اور عرب میں فتنہ پیدا کرنے کی غرض سے ایسی حرکات کرتے ھیں۔

« بیعت کا اعلان »

عہد ھاشمی کے خاتمے اور حکومت جدہ پر ابن سعود کے قابض ھونے کے بعد مورخہ ۸ جمادی الثانی کو یہ سرکاری اعلان شائع ھوا۔

(باتوں کے دن گذر گئے اور اب ھم اس منزل پر پہنچ گئے

هیں جہاں سے عمل کی سرحد شروع ہوتی ہے میں تملوگون کو
اللہ کے خوف اور اسکی مرضی کے تابع رہنے کی وصیت کرتا
ہوں میں تمہیں اللہ تعالی کی پوری پوری اطاعت کرنے کی تاکید
کرتا ہوں جسنے اللہ کے احکام کو مضبوط پکڑا اللہ اسی کے لئے
کافی ہوگیا اور جسنے اللہ تعالی کے احکام سے عداوت کی (العیاذباللہ)
تو نامرادی اور نقصان اس کے حصے میں آگیا ہمارے ذمے
تمہارے حقوق ہیں یہ کہ ہم ظاہر اور باطن میں تمہارے خیرخواہ
رہیں اور تمہاری جانوں تمہارے مال تمہاری آبروؤں کی حفاظت
کی ذمہ‌داری ہم پر عائد ہوگئی ہے الا یہ کہ شرعی حق لازم
آجائے اور تمہارے ذمہ ہمارے حقوق ہیں کہ تم ہمارے خیرخواہ
رہو نصیحت کرو اور نصیحت حاصل کرو مسلمان اپنے مسلمان
بھائی کا آئینہ ہوا کرتا ہے تم میں سے جو کوئی اپنے دین یا
اپنی دنیا کے معاملے میں کوئی کوتاہی دیکھے تو ہم سے خیر خواہی
طلب کرے اگر مذہبی معاملہ ہے تو اللہ تعالی کی کتاب اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کیطرف رجوع ہوگا اور
اگر دنیا کا معاملہ ہے تو ہماری حکومت کا انصاف عام ہے
انشاء اللہ اور سب کے لئے یکساں)

تمام اہل حل و عقد حجاز میں جمع ہوئے انہوں نے

جلالة الملک عبد العزیز آل سعود کی حکومت پر اپنی بیعت کا اعلان
عام کیا ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۴ ھجری مطابق ۸ جنوری سنہ ۱۹۲۶ع
صبح کے وقت مسجد الحرام میں یہ اعلان شائع ہوا اس کے بعد
دارالحکومت میں اجلاس منعقد ہوا جس میں بڑے بڑے خطیبوں
نے تقریریں کیں اور جلالة الملک عبدالعزیز آل‌سعود کی مدح و ثنا
فخر و مفاخر میں مبالغہ سے کام لیا اس کے جواب میں
جلالة الملك نے فرمایا میں سن رہا ہوں تمہارے مقررین کہہ رہے
ہیں کہ یہ امام عادل ہے یہ ایسا ہے اور ایسا ہے تو یاد
رکھو کوئی انسان کتنے ہی بلند مرتبے حاصل کرلے اگر وہ
الله سے ڈرنے والا اور الله کی مرضی کا طالب نہیں ہے تو
اسکا اور اسکے اعمال کا کچھ بھی وزن نہیں ہے جب بھی ہم
خواہشات کی اتباع چھوڑدیں ۔ گناہوں سے ہجرت نہ کرلیں ،
سمجھ بوجھ اور اپنے ضمیر کی سچائی کے ساتھ الله کی اطاعت
کا مضبوط عہد کرلیں تو اسوقت تم ہر بھلائی پالینگے کیا اس
بات میں ذرہ برابر بھی شک ہوسکتا ہے؟ کہ نفس پرستی اور
خواہش کی پیروی سے لوگوں پر آفتیں نازل ہوتی ہیں۔ نفس
کی خواہش اور شہوتیں دین و دنیا کو خراب کردیتی ہیں اسی
لئے میں تمکو دین اسلام کیطرف بلاتا ہوں اور سلف صالحین
یعنی صحابہ کرام کے طریقے پر چلنے کی دعوت دیتا ہوں

میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کے قول میں سچائی اور صراحت اور عمل میں اخلاص و للہیت اختیار کرو اور ریاکاری چاپلوسی جھوٹی خوشامد چھوڑ دو۔

جب علماء اور حکمران لوگ آپس میں ساز باز کرلیتے ھیں کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے عیب اور لغزشیں چھپاتے رھیں اور حکومت کرنے والے عالموں کیلئے بڑے بڑے وظیفے مقرر کردیں اس طرح علماء کے بیان میں ملاوٹ اور چاپلوسی آجاتی ھے جب ایسا ھوجاتا ھے تو سارے کام برباد ھوجاتے ھیں اور ھمکو یہ روز بد دیکھنا نصیب ھوتا ھے کہ دنیا اور آخرت دونوں کا نقصان سامنے آتا ھے (العیاذ باللہ) میں تمہیں بتاؤں کہ ملک کے ملک کسطرح تباہ ھوئے ھیں؟

بستیوں کو بادشاھوں انکی الاودوں اور انکے خدم و حشم نے اور علماء نے برباد کیا ھے میں نہیں چاھتا کہ میں ان لوگوں میں سے ھوجاؤں۔

وہ تمدن وہ تہذیب جس میں ھمارے دین کی حفاظت نہ ھو جو ھماری عزت اور آبروؤں کو محفوظ نہ رکھے تو ھم اسکو پسند نہ کرینگے اور ھرگز ھرگز اس پر عمل نہ کرینگے

خواہ ہماری گردنیں ہی اس راہ میں کام آجائیں ۔ ارے بھائیو
میں اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہوں جس نے ہم سب کو ایک رشتے
میں منسلک کردیا جس نے بستیوں میں امن قائم کردیا مجھپر
تمہارے لئے اللہ کا عہد و میثاق ہے کہ میں اسی طرح تمہارا خیرخواہ
رہونگا جس طرح میں اپنی جان کا خیرخواہ ہوں اور اپنی اولاد کا
میں اللہ کے لئے تمسے محبت کرونگا اور اللہ ہی کیلئے عداوت کرونگا
(یعنی تم اللہ کے احکام سے دشمنی کروگے تو میں تمہارا دشمن
ہوں)

« مملکت عربیہ سعودیہ »

مذکورۂ بالا اتفاق کے بعد ملک میں متعدد فتنوں نے
سر اٹھایا فتنہ الدویش ، ابن رفادہ اور ادارسہ کے فتنے تیزی سے
ابھرے جنہیں اللہ کی مدد سے جلالۃ الملك عبد العزیز آل سعود نے
بہت جلد فرو کردیا اہل حجاز نے یہ رائے دی کہ یہ فتنے فوری
طور پر ختم نہیں ہونگے بلکہ یہ اس طرح ختم ہوسکتے ہیں کہ
حجاز و نجد کی مملکتوں کو بالکل ایک کردیا جائے اور مملکت
عربیہ سعودیہ دونوں ملکوں پر مشتمل ہو کیونکہ ملک کو بیرونی
تسلط سے آزاد کرانے میں اور ملکی زوال و مصائب کا خاتمہ

جلالۃ الملک کے تدبر و بے حد مساعی کا نتیجه هے لوگوں نے جب پیہم درخواستیں دیں تو جلالۃ الملک نے انکی خواهش پر یه منظور کرلیا که مملکت حجاز اور مملکت نجد کے بجائے ان دونوں مملکتوں کو مملکت عربیــــه سعودیه کا نام دیا جائے اس بنا پر ایک سرکاری اعلان عام ۲۷۱۶ ۱۷ جمــــادی الاول سنه ۱۳۵۱ هجری مطابق ۱۸ ستمبر سنه ۱۹۳۲ ع میں شائع هوا جس میں صراحت فرمائی که مذکورۂ بالا الگ الگ نجد و حجاز کی مملکتوں کے بجائے جمعرات ۲۱ جمادی الاولی سنه ۱۳۵۱ هجری سے دونوں مملکتیں ایک هی مملکت موسومه مملکت عربیه سعودیه کہی جائیگی -

عبدالعزیز آل سعود کے عهد زرین میں بلاد عربیه نے عمرانی علمی و اقتصادی امور میں نمایاں ترقی حاصل کرلی هے ترقی کی تیز رفتار کا وهی لوگ صحیح اندازہ کرسکتے هیں جنہوں نے سعودی حکومت سے پہلے کے حالات دیکھے اور سنے هیں اب هم تفصیل سے بیان کرینگے که سعودی عهد میں کیا ترقیاں هوئیں -

« سعودی حکومت کی اسلامی خدمات »

عنان حکومت هاتھ میں آتے هی جلالۃ الملک نے علوم

دین کی اشاعت اور عقیدہ سلف کی اشاعت شروع کی۔

دیہاتی عوام کی اصلاح و تنظیم اور انکی تعلیم کو اہمیت دیتے ہوئے تبلیغ کرنے والوں کی ایک جماعت دیہاتی آبادیوں میں بھیجی تا کہ عقائد اخلاق و اعمال میں خالص اسلامی رنگ چھا جائے اور دیہاتی عوام قرآن و سنت کو صحیح طور پر سمجھ کر پڑھ سکیں آج دیہاتی طلبہ کا تعلیمی تناسب ٦٢ تک پہنچ چکا ھے اور آپ دیکھینگے کہ وھی بدو جو پہلے فضول واھیات اشعار اور بکواس کرتے پھرتے تھے اب اپنے مصروفیات اور سفر میں قرآن شریف اور صحیح حدیثوں کو پڑھتے اور یاد کرتے نظر آئینگے۔

ظاھر ھے کہ اس اصلاحی اقدام سے انکی سیرت و کردار اور انکی ذھنیت کس درجہ ترقی کررھی ھے۔

اس کے علاوہ جلالۃ الملکت نے ھزاروں مذھبی کتابیں حکومت کی خرچ پر شائع کروائیں اور رعایا میں مفت تقسیم کروائین۔

اسی طرح قوانین جاریہ کو شریعت کے مطابق جاری فرمایا چنانچہ قاتل کا قتل اور چور کا ھاتھ کاٹنا اور دوسری بدکاریوں کے

شرعی حدود قائم کرنے سے مملکت سعودیہ کے تمام شہروں میں لوگوں کے مال انکی جانیں اور آبروئیں امن و آسائش کی دولت سے شادکام ہوئیں اور صرف یہی نہیں کہ بڑے شہروں تک یہ اصلاحات محدود ہوں بلکہ تمام دیہات اور اضلاع میں بھی یہی عمل جاری فرمایا اسکا فائدہ یہ ہوا کہ حاجیوں کے قافلے بغیر خوف و دہشت کے آتے جاتے ہیں۔

غور سے دیکھا جائے تو یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یہ وہ عظیم الشان کارنامے اور امن و سلامتی و خوش حالی کی اپنی وضع میں پرانی اور موجودہ اندھی تہذیب کیلئے نئی و نرالی نعمتیں ہیں کہ آج بیسویں صدی کے بڑے متمدن ممالک نے انکا خواب بھی نہیں دیکھا۔

« امور مواصلات پر جلالة الملك کی توجہ »

جلالة الملک کی حکومت نے موٹروں اور ہوائی جہازوں کے ذریعے شہروں اور ملکوں کے درمیان مواصلات کی سہولت پیدا کرنے میں خاص توجہ سے کام لیا صحرا عرب کی جلادینے والی گرمی میں اونٹوں پر سفر کرنے والے لوگوں کی شکایات تقریباً دور ہوگئی ہیں۔

اس سلسلے میں خبر رسانی کا انتظام اچھے پیمانے پر شروع ہوا ہے جس سے ریاض و حجاز کے درمیان خبرین پہنچنے میں آسانی ہوگی اور فضائی لاسلکی کا جال بچھایا جارہا ہے جو مملکت سعودیہ کو اسکی ہمسایہ و دوست عرب مملکتوں سے قریب کردے گا۔

حجاز کا وہ باشندہ جو اس کے سوا کچھ نہیں جانتا تھا کہ حاجیوں کو طواف کرائے انکی خدمت بجا لائے اور خیرات کرنے والے مسلمانوں سے امداد طلب کرے اب وطن کا وہی سپوت رفتہ رفتہ ترقی کررہا ہے مختلف صنعتوں اور فنون سے واقف ہورہا ہے اور جدید ایجادات سے کام لے رہا ہے۔ پہلے وہ صرف یہی کرسکتا تھا کہ صحراء حجاز میں اونٹ ہانکتا پھرے اب وہ اپنے ہوائی جہاز پر تمام دنیا کا سفر کرتا ہے۔

اپنی رعایا پر جلالة الملک کی خاص شفقت

رعایا کے بیکار افراد کی پریشانیوں کا موزوں حل تلاش کرتے ہوئے جلالة الملک نے ان کمپنیوں سے مناسب شرائط پر معاملہ کرنے کی منظوری دیدی جو تیل اور سونا نکالنے اور منافع پھیلانے کا کام کرین اس معاملے میں اس بات پر خاص زور دیا

کہ ہزاروں عرب بے روزگاروں اور طلبہ کیلئے عمل روزگار اور تجربے کا راستہ کھل جائے آج تیل کی کمپنی میں ۲۰ ہزار سے زیادہ عرب مزدور کام کررہے ہیں اس کمپنی کے تحت کئی چھوٹی چھوٹی کمپنیاں قائم ہوگئی ہیں جو ایک دوسری کی معاون ہیں جن میں پانچ ہزار مقامی مزدور کام پر لگ گئے ہیں۔

تیل کی پیداوار کا اوسط ایک ملین ٹن ماہانہ ہے۔ سونا نکالنے والی کمپنی میں بھی ہزاروں مقامی دیہاتی عرب مزدور کام کررہے ہیں سونے کی سالانہ پیداوار ۹۰ ہزار اوقیہ ہے اور چاندی کی پیداوار بھی اسی مقدار پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت کا خزانہ اطہر اللہ مال سے بھرپور اور رعایا کا معیار زندگی ترقی پر ہے آج عرب باشندے اپنی محنت کی کمائی سے وہ لذت پارہے ہیں جس سے پہلے محروم تھے۔

جدہ میں آب رسانی

رفاہ عامہ کے امور سے جلالۃ الملک عبدالعزیز آل سعود کو خاص دلچسپی ہے اسکا ایک مظہر یہ بھی ہے کہ ریگستانی شہروں کیلئے پانی پہنچانے میں انکی خدمات تاریخ میں نورانی حروف سے باقی رہینگی۔

جلالۃ الملک نے اپنی جیب خاص کے خرچ پر وادی فاطمہ سے نلوں کے ذریعے پانی کھینچنے اور جدہ میں پہنچانے کا انتظام فرمایا اور ایک بہت بڑا پانی کا خزانہ جسمیں ایک ملین گیلن پانی جمع ہوتا ہے۔

اس طرح جدہ کے باشندے اور ہزاروں لاکھوں حاجی جو پہلے بارش اور سمندر کے پانی کے لئے ترستے تھے اب ٹھنڈے میٹھے پانی سے سیراب ہوتے ہیں یہ پانی اتنا بہا اور اتنا زیادہ ہوگیا کہ درختوں کی سیرابی اور ترقی کے کام آیا اور جدہ کی سڑکوں پر بہہ نکلا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف اللہ تعالی کا خاص احسان اور اس کی مدد تھی جس سے جلالۃ الملک اپنی نیت کی پاکزگی کیوجہ سے ایسے کاموں کے اہل قرار پائے یہ ترقیاں اور برکتیں حکومت سابقہ کے خیال میں بھی نہ گذری ہونگی۔

اسی کے ساتھ ساتھ نہر زبیدہ میں خاص اصلاحات کی گئیں اور نہر حنین کا پانی اس میں پہنچایا گیا۔

جلالۃ الملک نے دیہاتی اور قبائلی آبادی کو شہری آسائش پہنچائیں

قبائل کی دیہاتی آبادی کا ہمیشہ یہ دستور رہا کہ وہ لوگ

اپنے بال بچوں اور مویشیوں کو لیکر صحراء عرب میں ادہر سے
ادہر سرگرداں رہتے تھے -

جلالۃ الملک نے غیر آباد مقامات کی علاقہ بندی کا حکم
دیا اور ہر علاقہ جس میں پانی کے کنویں پائے گئے وہاں
مکانات تعمیر کرائے پھر عام اعلان کیا کہ ان مقامات کو جو
آباد کریں گے انہیں زراعت کے لئے زمین پودے اور بیج مفت
تقسیم کئے جائینگے اسطرح دوسو گاؤں آباد ہوئے - جس
جگہ دوہزار افراد بس گئے اسے چھوٹا شہر اور جہاں ۳۰ ہزار
تک آبادی پہنچ گئی اسے بڑا شہر شمار کیا گیا اسطرح بیکار
زمینیں کام میں آئیں اور ہزاروں خانہ بدوش خستہ حال آباد
ہوگئے آج سے پندرہ سال پہلے یہ تعمیری کام انجام پا چکا
ہے -

مقدس مقامات پر توجہ خاص

بہت سی مسجدیں جو گرنے کے قریب تھیں انہیں
جلالۃ الملک نے بڑے اہتمام سے درست کروایا بعض جگہ
جہاں ضرورت تھی موذن کا انتظام کیا حوضیں اور پانی کے
خزانے تعمیر کروائے اور پانی کی مفت تقسیم کا انتظام کیا

منی میں جمرہ اولی کے پاس جو سبیل ہے وہ خاص طور پر قابل ذکر ہے جس میں بجلی سے چلنے والی مشین کے ذریعے حجاج وغیرہ کو آسانی سے پانی میسر ہوتا ہے جلالۃ الملک نے خانہ کعبہ کے دروازے کو خالص چاندی سے بنانے اور اس پر سونے کے حروف سے قرآن کریم کی آیات لکھنے کا حکم دیا گزشتہ سال یہ کام مکمل ہوچکا ہے ۔

دفاع کے امور پر جلالۃ الملک کی توجہ

حالات کا صحیح اندازہ لگاتے ہوئے جلالۃ الملک نے دفاعی امور پر غیر معمولی توجہ مبذول فرمائی ۔ اپنے بیٹے شہزادہ منصور کو وزیر جنگ مقرر کیا ۔ فوجی تنظیم و ٹریننگ اور وسائل دفاع کی فراہمی و دیگر متعلقات پر انہیں مامور فرمایا شہزادہ منصور نے نہایت تیزی سے فوجی مدارس قائم کئے اور امریکہ و برطانیہ سے جنگی امور کے ماہرین کو بلوایا اور اپنی افواج کو جدید اسلحہ کے استعمال میں ماہر کردیا چنانچہ فلسطین کے میدان میں سعودی فوج نے اپنے فن میں مہارت دکھائی اور داد شجاعت لی متمدن ممالک نے سعودی افواج کی ہمت جرأت ثابت قدمی اور جوش جہاد کی تعریف کی وزیر دفاع نے

سعودی فوج کا ایک دستہ ٹریننگ کے لئے حربی کالج (ساندھرسٹ) میں بھیجا اور ایسے ہی فوجی طلبہ کی ایک تعداد امریکہ روانہ کی تاکہ طیارہ رانی اور فضائی راستوں و موسموں کی تعلیم و ٹریننگ حاصل کریں۔

تعلیمی امور میں جلالۃالملک کی مساعی جمیلہ

تعلیمی امور کے متعلق مختصراً اتنا ہی کہدینا کافی ہے کہ صرف انہیں کی انتھک کاوشوں سے عرب میں عام جہالت دور ہورہی ہے اور سعودی عرب میں علمی سہولتیں عام اور جہالت کی تاریکیاں چھٹتی جارہی ہیں۔

حجاز میں عثمانی حکومت کے دور میں شہروں کے شہر مدارس سے محروم تھے اور ابتدائی مدارس بھی کمیاب تھے اب اس مختصر مدت میں ٦٥ مدرسے ابتدائی و ثانوی قائم ہوچکے ہیں جن میں دس ہزار طلبہ تعلیم پارہے ہیں اسکے علاوہ مصر و یورپ کے کالجوں ، یونیورسٹیوں میں علوم و فنون کی تحصیل کیلئے بکثرت طلبہ حکومت کے مصارف پر برابر روانہ کئے جارہے ہین اسوقت تک دوسو ستر طلبہ روانہ ہوچکے ہین اور

مزید اہتمام جاری ہے اگرچہ یہ تعداد کوئی بڑی تعداد نہیں ہے لیکن ملکی نوجوانوں کا علمی معیار اس قلیل مدت میں اچانک اتنا بلند نہیں ہوسکتا جتنی ضرورت پائی جاتی ہے پھر بھی سابقہ حکومت کے مقابلے میں اگر تعلیمی تناسب دیکھا جائے اور عربوں کی تعلیمی ترغیب کا اندازہ لگایا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس تیزی سے تعلیمی ارتقا تاریخی کارنامہ ہے ۔ اسی سال حجاز میں دو کالج قائم ہوئے ہیں ایک شریعت میں اعلیٰ ڈگری کیلئے دوسرا عربی زبان میں اعلیٰ اسناد کیلئے امید ہے کہ یہ دونوں کالج بہت جلد سعودی یونیورسٹی بن جائینگے کیونکہ وزیر تعلیمات حضرت الشیخ محمد بن مانع شب و روز اسی مقصد میں منہمک ہیں ۔

مملکت سعودی میں زراعتی ترقی

جلالۃ الملک نے ملک کی زرعی حالت کو سدھارنے اور لوگوں کو اس طرف مختلف طریقوں سے ترغیب دینے میں نمایاں اور حیرت انگیز مساعی انجام دی ہیں ۔ لوگوں کا یہ خیال صحیح تھا یا غلط بہرحال لوگوں نے ملک کی زرعی ترقی سے قطعاً مایوس ہوکر غیر ملکوں سے آنے والے اناج کی دائمی محتاجی قبول کرلی تھی ۔

جلالۃ الملک نے صرف یہی نہیں کیا کہ اس افسوسناک حالت پر رنجیدہ ہوکر بیٹھ رہیں بلکہ لوگوں کو شوق دلایا کہ وہ حکومت کے خزانے سے بیج اور مویشی کے لئے قرض روپیہ حاصل کریں نیز بڑی بڑی زمینیں ظہران اور احساء میں مفت دیدیں کہ جو لوگ زراعت کرنا چاہیں انہیں حکومت کیطرف سے ہر طرح آسانی میسر ہو اس مقصد کیلئے اپنے وزیر مالیات شیخ عبداللہ سلیمان کو خاص ہدایات دیں کہ وہ اس شعبے کا خاص طور پر خیال رکھیں اور رعایا کو ہر ممکن سہولت پہنچائیں۔

منطقہ خرج یہ وہ مقام ہے جو صدیوں پہلے حجاز کی معاشی آرزوؤں کا مرکز تھا اسکو دوبارہ زندہ کرنا ایک ضروری امر تھا چنانچہ وزیر مالیات شیخ عبد اللہ سلیمان نے امریکہ سے ماہرین زراعت بلوائے اور زمین کھودنے. پودے لگانے، پھل توڑنے اور اسے اچانک حوادث سے محفوظ رکھنے کیلئے ماہرین کی ضرورت و خواہش کے مطابق جدید آلات منگوائے اب انواع و اقسام کی کھجوروں کے ہزارہا پودے لگ چکے ہیں۔

جلالۃ الملک نے زرعی اہمیت کے پیش نظر زراعت کا خاص محکمہ مقرر کیا ہے اور حجازی ماہر زراعت شیخ محمد صالح قزاز اور دوسرے ملکی ماہرین کی خدمات حاصل کیں اس محکمے

نے وزیر مالیات شیخ عبداللہ سلیمان کی نگرانی میں لائق تحسین کام انجام دئے ہیں۔ چنانچہ یورپ و امریکہ سے پانی اٹھانے کے سیکڑوں آلات منگوائے جنہیں مزارعین میں چھوٹی چھوٹی قسطوں پر فروخت کیا گیا یہ قسطیں برسوں میں ادا ہوتی تھیں اسی طرح زراعت سے دلچسپی رکھنے والوں کو رقمیں قرض دی گئیں تاکہ وہ بیج وغیرہ مہیا کریں اور نفع حاصل ہونے کے بعد ایک خاص رقم قسط کے طور پر ادا کردیا کریں۔ اسطرح ملک کی زرعی حالت تیزی سے سنبھلنے لگی اور بکثرت دیہات اپنی ملکی پیداوار سے خوش حال رہنے لگے اور باہر سے کھجوروں کی اقسام طلب کرنے کے بجائے اب وہ خود بے نیاز ہوگئے۔

زرعی ترقی میں بارش کا پانی نہایت اہمیت رکھتا ہے اسلئے حکومت نے کھیتی سیراب کرنے کے لئے بارش کا پانی وادیوں میں محفوظ کرنے کا خاص انتظام کیا خستہ و برباد شدہ نہروں اور چشموں کو درست کروایا اور کسانوں کو خاص ہدایات وتربیت بہم پہنچائی تاکہ وہ نئی ایجادات کے ذریعے فن زراعت سیکھیں اور اس مقصد میں مہاجرین عرب فلسطین کی فنی مہارت سے استفادہ کیا اور مصر کے زرعی کالج سے ڈگری یافتہ بعض سعودی طلبہ نے ملکی زرعی پیداوار میں سے پھلوں اور ترکاریوں کی کاشت میں

مفید تجربوں سے کام لیا ۔ چنانچہ پہلے کے بنسبت ان طلبہ کی کاوش سے قابل تعریف نتائج برآمد ہوئے سعودی طلبہ نے ملک کے مختلف منطقوں میں آزمائش کے طور پر نمونے کے کھیت تیار کئے گویا یہ پریکٹکل (عملی) مدرسے ہیں جن میں کاشتکار زراعت کے جدید طریقوں کے نتائج مشاہدہ کر رہے ہیں اور یہ دیکھ رہے ہیں کہ پیداوار کسطرح بہتر سے بہتر بنائی جاسکتی ہے نیز کھاد کے استعمال کیلئے کیا مناسب طریقے ہیں اور زراعت کو نقصان پہنچانے والے حوادث کا کیونکر مقابلہ کیا جاسکتا ہے ۔

جدید اصلاحات

بکثرت عمرانی طے شدہ اسکیمیں اور اصلاحات سعودی حکومت کے پیش نظر ہیں اور شروع ہوچکی ہیں ہم اس مختصر رسالے میں ان کی تفصیلات بیان کرنے سے قاصر ہیں لیکن مختصر و سرسری طورپر ان کا تذکرہ ضروری ہے مثلاً

(۱) مملکت عربیہ کے صحرائی علاقوں میں راستوں کی درستی تاکہ موٹریں چل سکیں جدہ و مکہ اور مکہ و عرفات و منی میں کول تار کی پختہ سڑکوں کی تعمیر

(۲) منی میں موٹروں کیلئے ملک عبدالعزیز روڈ کا افتتاح

(۳) عرفات میں بڑے راستوں کی تشکیل

(٤) حرم شریف پر سایہ بنانا

(٥) صفا و مروہ کی سعی میں حاجیوں کو سخت دھوپ سے
بچانے کیلئے جدید وضع پر سایہ بنانا

(٦) شہر کے امور موصلات سے جو لوگ واقف ھیں وہ
سمجھ سکتے ھیں کہ حجاج اور مقامی باشندوں کی آسانی
کے لئے راستوں کو وسیع کرنا بھی نہایت ضروری ھے

(٧) مکہ معظمہ کے بڑے راستوں کی درستی اور ان پر کول تار
لگانا گذشتہ سال یہ کام شروع ھوچکا ھے لیکن حجاج
کے اژدھام کی وجہ سے مکمل نہ ھوسکا اس سال انشاءاللہ
مکمل ھوجائے گا

(۸) جدہ اور مدینہ میں ایروڈرم کی تعمیر تاکہ ھوائی جہاز
سے بکثرت آنے والے حاجیوں کا استقبال ھوسکے

(۹) عرفات میں نلوں کے ذریعہ پانی سپلائی کرنے کا انتظام
اس طرح پانی کی سابقہ مشکلات دور ھوجائینگی

(۱۰) مدینہ منورہ تک راستے کی اصلاح و تعمیر اور کول تار سے

اس کو پختہ کرنا

(۱۱) عرفات میں حاجیوں کی سہولت کے لئے بڑے بڑے راستوں کا افتتاح

(۱۲) شہر جدہ کی تنظیم سڑکوں کی توسیع اور سڑکوں پر کولتار لگانا اصلاحی پروگرام مکمل ہونے تک برابر کوشش جاری رہے گی

(۱۳) ابتداء سے یہی دستور عام ہے کہ ہاتھوں سے پانی پھینک کر آگ بجھائی جاتی ہے اب حکومت نے امریکہ کے جدید ترین کارخانوں سے بہترین قسم کے آگ بجھانے والے انجن منگوائے ہیں اور فائر بریگیڈ کا پورا عملہ ترتیب دیا ہے

(۱٤) حاجیوں کو جدہ کی بندرگاہ پر کشتیوں وغیرہ کے ذریعے ساحل پر اترنے میں دشواری کا سامنا ہوتا ہے اسلئے حکومت جدید مینا کی تعمیر میں کوشاں ہے

(۱۵) حکومت سعودیہ ایک لاسلکی اسٹیشن کے قیام کی کوشش کررہی ہے تاکہ قرآن شریف اور اسلامی تعلیمات نیز خبریں نشر ہوسکیں

(۱٦) قربانی کے جانور ذبح ہونے کیلئے اور شہری روزمرہ ضرورت کیلئے ایک علحدہ و مخصوص عمارت کی تعمیر تاکہ غلاظت نہ پھیلنے پائے اس سے پہلے ہر راستے میں جانور ذبح ہوتے تھے اور غلاظت کیوجہ سے بیماریاں پھیلتی تھیں

اب ان اسکیموں کا ذکر کیا جاتا ہے جنکے بارے میں جلالۃالملک نے وزیر مالیات کو حکم دیا ہے کہ فوراً ان کا نفاذ عمل میں آئے۔

(۱) حاجیوں کو زیادہ سے زیادہ آرام پہنچانے کے لئے جدہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں بجلی کی روشنی کا عام انتظام اسکا خصوصی فائدہ حاجیوں کو پہنچے گا تو دیار حرم کے باشندے بھی عام طور پر مستفید ہونگے

(۲) ایک اعلی نظام کے ماتحت حاجیوں کے قیام و رہائش کا ایسا انتظام کہ جس میں ہوا پانی روشنی اور صحت و صفائی کی تمام سہولتیں انہیں میسر ہوں

(۳) مکہ، و مدینہ، جدہ، طائف، اور ریاض میں پانچ ہاسپٹل کا قیام

(٤) مکه، مدینه منی اور ریاض میں حاجیوں کے قیام کیلئے جدید وضع کے آرام دہ ہوٹل کھولنا اس کام کے لئے ایک کمپنی قائم ہوچکی ہے

(٥) مکه معظمه کی عام گذرگاہوں کی درستی توسیع، تعمیر اور کول تار لگا کر پخته کرنا تا که حج کے موسم میں موجوده مشکلات باقی نه رہیں

(٦) صفا و مروه میں سعی کرتے ہوئے حاجیوں کو تکلیف ہوتی ہے بازاروں اور راہگیروں کی وجه سے حاجیوں کو اپنے فرائض ادا کرنے میں کشمکش کا سامنا ہوتا ہے اس لئے صفا و مروه پر ایک پل تعمیر کیا جا رہا ہے

(٧) مکه و عرفات کے درمیاں کول تار کی سڑک کی تشکیل و تعمیر تا که حاجیوں کو زیاده آسانی میسر ہو

(٨) مکه اور عرفات کے درمیان کدی اور خریق العشر کے دو راستے بنانا۔

(٩) مکه اور طائف کے درمیان راسته صاف کرنا اور کولتار

سے اسکو پختہ کرنا اس سے ان حاجیوں کو بڑی سہولت
ہوجائیگی جو طائف کی خوشگوار فضا اور سبزہ زار سے
لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں کیونکہ موجودہ سال اور
آئندہ حج کے موسموں میں گرمی ہوگی۔

(۱۰) مدینہ منورہ میں نلوں کے ذریعے پانی کی عام گھروں
میں سپلائی کا انتظام کرنا اور اس کے لئے مدینہ میں ایک
بہت بڑا پانی کا خزانہ تیار کرنا۔

(۱۱) منی اور اس کے اطراف میں نلوں کے ذریعے پانی کی
سپلائی کا کام مکمل کرنا۔

(۱۲) عرفات میں نلوں کے ذریعے پانی کی عام سپلائی مکمل
کرنا۔

(۱۳) گذشتہ سال دیکھا گیا ہے کہ بکثرت حاجی ہوائی جہاز سے
مدینہ منورہ آتے ہیں۔ لہذا آئندہ سال ایروڈرم کی صفائی
و تعمیر اور کولتار سے اسکی پختگی کا کام مکمل ہوجائےگا۔

حکومت سعودیہ اس لائحہ عمل کو مکمل کرنے کے لئے
تیزی سے انتظام کررہی ہے اس کے علاوہ ملکی باشندوں اور

حاجیوں کو ہر طرح آرام پہنچانے کے تمام وسائل مہیا کررہی ھے
گذشتہ صفحات میں جن اعداد کے تحت تمام اصلاحی پروگرام تحریر کیا
گیا ھے ان کےلئے محکمے قائم ہورھے ھیں جن میں زیادہ‌تر صرف
حج اور حاجیوں کے لئے مخصوص ھیں حکومت حجاج بیت اللہ
الحرام کےلئے اپنی خدمات وقف کرچکی ھے۔

جلالة الملک کے ولی عہد

امیر سعود ولی عہد مملکت سعودی ۳ شوال سنہ ۱۳۱۹ ھجری
میں پیدا ھوئے اسی دن آپ کے والد جلالة الملک نے ریاض فتح
کیا تھا یہ دن فتح و سعادت کیلئے ایک مبارک دن تھا امیرسعود
نے اپنے والد کے ساتھ‌جنگ و فتح کے سلسلے میں اپنی کامیاب سعی و
عمل سے حصہ لیا اور ھمیشہ فائز المرام ھوئے امیر سعود اپنے
اخلاق عادات تقوی عبادت میں اپنے والد کا نمونہ ھیں۔

جلالة الملک کے بھائی

جلالة الملک کے ۸ بھائی ھیں جو حد درجہ خوش
اخلاق نیک کردار منکسر مزاج ھیں یہ سب اپنے بھائی جلالة
الملک سے بیحد محبت کرتے ھیں اور ھر موقع پر انکی موافقت

کرتے ہیں جلالة الملك اپنے بھائیوں سے خوش اور ان پر مہربان ہیں۔ انکے نام یہ ہیں۔

امیر محمد ۔ امیر سعود ۔ امیر عبد اللہ ۔ امیر احمد ۔ امیر مساعد امیر سعود ۔ امیر عبد المحسن ۔ امیر سعید ۔ انمیں امیر عبد اللہ بن عبد الرحمن سب سے زیادہ ملکی معاملات میں جلالة الملک کے رفیق کار اور انکے خاص مشیر ہیں ۔ امیر عبد اللہ ایمان وتقوی اور علوم اسلامیہ میں خاص درجہ رکھتے ہیں ۔ انہیں مختلف علوم وفنون سے بھی واقفیت ہے اور انکی رائے نہایت درست اور برمحل ہوتی ہے ۔

جلالة الملک کے صاحبزادے

اللہ تعالی نے جلالة الملك کو دولت اور اولاد کی نعمتوں سے نوازا ہے انکی اولاد لیاقت میں ان اولادوں میں سے ہے جنہیں زینت الحیاۃ الدنیا کہا جا سکتا ہے جلالة الملک نے اپنا مال اللہ کی رضا پر خرچ کیا تو اللہ نے اسمیں برکت دی انہوں نے اپنی اولاد کو اسلامی ترتیب دی اور انہیں ایمانی اخلاق و کردار کا نمونہ بنایا تو اللہ نے انکی اولاد کو پاکباز اور صالح بنایا جلالة الملك کے صاحبزادے

نہایت با ادب مہذب اور منکسر مزاج ملنسار اور خوش مزاج
ہیں ۔ انمیں سے جو بڑے ہیں وہ اپنے چھوٹوں پر شفقت
کرتے ہیں اور چھوٹے اپنے بڑوں کا نہایت ادب و احترام
کرتے ہیں یہ وہ عادتیں اور طریقے ہیں جنسے شیطان بگاڑ
ڈالنے کی راہ نہیں پاسکتا یہ جب ایک مجلس میں جمع ہوتے
ہیں تو سب سے بڑے کو صدر مقام حاصل ہوتا ہے غرض
ہر ایک اپنی عمر کے لحاظ سے آداب وتہذیب کا سختی سے
خیال رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ آپس میں ایک
دوسرے کے ہمدرد ایک دوسرے پرمہربان وگرویدہ نظر آتے ہیں
نہ حسد ہے نہ مخالفت نہ بے مروتی ۔

انمیں سب سے بڑے امیر سعود ولی عہد ہیں انکے بعد علی
الترتیب سب کے نام یہ ہیں امیر فیصل نائب جلالۃ الملك وزیرخارجہ
وصدر مجلس وکلاء ومجلس شوری امیر محمد ۔ امیر خالد ۔ امیر ناصر ۔
امیر سعد ۔ امیر فہد ۔ امیر منصور ۔ امیر عبد اللہ ۔ امیر بندر ۔ امیر
سلطان ۔ امیر مشعل ۔ امیر منساء ۔ امیر عبد المحسن ۔ امیر مشاوی ۔
امیر متعب ۔ امیر طلال ۔ امیر عبد الرحمن ۔ امیر ترکی ۔ امیر بدر ۔ امیر
فواز ۔ امیر نواف ۔ امیر ماجد ۔ امیر سلمان ۔ امیر عبد الالہ ۔ امیراحمد
امیر بسطام ۔ امیر ثامر ۔ امیر ممدوح ۔ امیر مشہور ۔ امیر ہذلول ۔

امیر عبد المجید۔ امیر مقرن ۔

امیر فیصل عرب میں ہردلعزیز اور محبوب فرد ہیں اپنی خوبیوں میں اپنے زمانے کا یکتا شخص اور نہایت کشادہ ظرف بلند حوصلہ اور عدل وانصاف کی باریکیوں تک پہنچ جانے والے ہیں آپ بین الاقوامی شہرت رکھتے ہیں انجمن اقوام متحدہ اور عالمی مجالس جو مسلمانوں اور عربوں کے دفاع کیلئے وجود میں آئیں ان انجمنوں اور مجالس میں انکے جرأت انگیز کارنامے اور یادگار فیصلے تاریخ کو ھمیشہ یاد رھنگے۔

توحید کی دعوت عام کرنے کیلئے جلالة الملك کا بے پناہ جذبہ

کلمہ توحید کی عظمت و محبت جلالة الملک کے دل کی گہرائیوں میں اتر چکی ھے تبلیغ اسلام کا جوش ان کی رگوں خون کی طرح جاری ھے وہ ھر وقت نشہ توحید میں سرگرم نظر آتے ھیں

کوئی محفل ھو کیسا ھی مجمع ھو گفتگو کا جو موضوع چھڑ جائے ناممکن ھے کہ ارادی اور غیر ارادی طور پر انکی

زبان پر حمد و ثنا درود صلواۃ نہ آئے تم دیکھوگے کہ وہ ہر موقع و محل پر دعوۃ الی اللہ اور طاعت خدا و رسول کی ہر ایک کو تاکید کرتے ہیں حرام چیزوں سے پرہیز اور عبادت میں اخلاص یہ الفاظ انکی تقریر اور عام گفتگو میں تکیہ کلام کی طرح رواں رہتے ہیں انکی اس قلبی و ذہنی کیفیت سے ان کی سیرت و اخلاق اور مخلوق سے معاملات ان کے عقیدے کی کھلی ہوئی تعبیر ہیں ہر شخص تھوڑے سے وقت میں بھی ان کے نمایاں اسلامی اخلاق کا مطالعہ کرسکتا ہے انہیں دیکھکر سلف صالحین کی یاد تازہ ہوتی ہے۔

ایمان باللہ اور تصدیق رسالت اور تقوی کی تاثیر ان کے دل میں بیٹھ گئی ہے وہ ہمیشہ اپنے سے زیادہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں انہیں پورا یقین ہے کہ اگر وہ اپنے کاموں میں اللہ تعالی کی رضا کے طالب ہونگے اور اسکی رضا کے تابع رہینگے تو ضرور بالضرور اللہ کی مدد ان کے ساتھ رہیگی یہی وجہ ہے کہ وہ ہمیشہ ہر حال میں لوگوں کو اللہ کی طرف کھینچنے کی فکر میں رہتے ہیں لوگوں کو اللہ سے تعلق مضبوط کرنے اور عمل صالح کے ذریعے اللہ سے تقرب حاصل کرنے کی تاکید کرنا اور انہیں گھیر گھیر کر اسطرف لانا ان

کا ایک محبوب مشغلہ ہے انہیں کامل یقین ہے کہ اگر تمام
مسلمان اپنے اپنے مقام مرتبے میں اور اپنے اعمال و
معاملات میں اللہ کے فیصلوں پر ٹھیک ٹھیک عمل کریں گے اور
اپنی زر و مال کی طاقتیں اگر اللہ کے قوانین کی حمایت میں صرف
کرینگے تو ضرور ضرور ایسا ہوگا کہ انکی ہر مصیبت میں
اللہ نجات دےگا اور ہر تنگی سے کشادگی اور ہر وقت رحمت
کا فتح باب ہوگا اسی صورت میں انہیں خوف کے بعد امان
اور بیکسی میں اللہ کی غیبی مدد مل جائیگی ایسی مدد کہ انسان
کے خواب وخیال میں نہ ہوگی کیونکہ اللہ تعالی ہر چیز پر
قادر ہے۔

جلالة الملك کی عادت میں یہ بات داخل ہوگئی ہے کہ
وہ اکثر اوقات ایسی ہی حق ومعرفت کی باتیں کرتے ہیں اور
دلیل ومثال دیتے ہوے اپنی مشکلات وبیکسی میں اللہ کی خاص
مدد کے قصہ بیان فرماتے رہتے ہیں اسی لئے وہ اپنی حکومت
کو محض اللہ تعالی کا فضل سمجھتے ہیں اور اپنا فرض سمجھتے
کہ اس کے دئے ہوئے ملک ومال کو اسکی ہی اطاعت اور
اس کی مخلوق کی خدمت میں خرچ کریں۔

جلالۃ الملک کا اللہ سے خوف

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ خوف خدا صرف انہیں فقراء کے حصے میں آیا ھے جو دنیا سے اور دنیا کے کاروبار سے تقریباً بے تعلق ھوکر شب و روز مسجد میں حمدو صلواۃ میں مشغول رھتے ھیں۔ لیکن قرآن کریم کے دلائل کی روشنی میں یہ بات صحیح نہیں ٹھہرتی اللہ تعالی نے متقی لوگوں کا ذکر کرتے ھوئے متقین کی فہرست میں جیسے لوگوں کو شامل کیا ھے اس سے معلوم ھوتا ھے کہ ھر مرتبے ھر عہدے اور طبقے کے آدمی اس فہرست میں داخل ھیں غصے کا ضبط مال کو خرچ کرنا خطاوار کو معاف کردینا لوگوں سے احسان کرنا۔ گناہ سرزد ھو تو مغفرت کا طالب ھونا، یہ صفات تقوی میں داخل ھیں لھذا قابو پا کر معاف کرنا، مال کما کر خرچ کرنا، معاملے والے سے معاملہ کرتے ھوئے اسکی غلطی پر غصے کو ضبط کرنا یہ سب باتیں ظاھر کرتی ھیں کہ مسلم سوسائٹی کا ھر فرد ھرکام اور موقع اور ھر حال میں اللہ سے ڈرے اور اسکی مرضی کے تابع رھے تو یہ مقام تقوی ھے قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات سے یہ بات واضح ھوجاتی ھے۔

وسارعو الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السموٰت والارض

أعدت للمتقين الذين ينفقون فى السراء والضراء والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس والله يحب المحسنين . الذين إذا فعلوا فاحشة أو ظلموا أنفسهم ذكروا الله فاستغفروا لذنوبهم ومن يغفر الذنوب الا إلله ولم يصروا على ما فعلوا وهم يعلمون . أولئك جزاؤهم مغفرة من ربهم وجنات تجرى من تحتها الانهار خالدين فيها ونعم أجر العاملين »

ہم مبالغه اور ناجائز طرفداری سے قطعاً کام نہیں لے رہے ھیں بلکه صاف کہتے ھیں که جلالة الملک ابن سعود کی روزمره زندگی کا مشاھده کرنے والے یه کہے بغیر نہیں ره سکے که مذکورهٔ بالا آیات میں پرھیزگار انسانوں کے جو اوصاف بیان فرمائے گئے ھیں وه جلالة الملک میں پائے جاتے ھیں۔

وه چھپ کر علانیه اھل حاجت و مستحق پر بغیر حساب مال خرچ کرتے ھیں وه اپنے دشمن کو معاف کرکے اس پر احسان بھی کرتے ھیں انکی زبان پر ھر وقت الله تعالی کا ذکر کلمه و استغفار جاری رھتا ھے۔

اسی کے ساتھ ساتھ جلالة الملک اپنے صاحبزادوں کی اسلامی تربیت کا سختی سے خیال رکھتے ھیں اپنے خاندان و افراد حکومت کے صلاح و تقوی پر خاص نگرانی رکھتے ھیں

اور ہر وقت ایسے کاموں سے منع فرماتے ہیں جن سے اللہ تعالی ناراض ہوتا ہے۔

جلالۃ الملک ہمیشہ فجر کی نماز سے ایک گھنٹہ پہلے بیدار ہوتے ہیں۔ تلاوت کلام اللہ میں مصروف رہتے ہیں فجر کی نماز اول وقت ادا کرتے ہیں۔ ہمیشہ باجماعت نماز ادا کرتے ہیں اور سب کو سختی سے اسکی تاکید فرماتے ہیں علماء کا بڑا احترام کرتے ہیں صبح سب سے پہلے علماء سے ملاقات کرتے ہیں ان سے نصیحت قبول کرتے اور بعض اسلامی مسائل دریافت فرماتے ہیں پھر مجلس عام میں آنے والے تمام لوگوں سے ملاقات کرتے انکی شکایتیں سنتے ہیں اور انکے بارے میں فیصلہ دیتے ہیں۔

عصر اور عشا کی نماز کے بعد انکی دو عام مجلسیں منعقد ہوتی ہیں جن میں بڑے غور سے تفسیر قرآن اور حدیث سنتے ہیں۔

علماء میں سے کوئی ایک پڑھتا رہتا ہے آپ سنتے رہتے ہیں جہاں کہیں عبرت اور نصیحت کا موقع آتا ہے تو اپنے تمام اولاد اور اہل دربار اور ملاقات کرنے والوں کو اچھی طرح مطالب سمجھاتے ہیں۔

جلالۃ الملک کا عدل

جلالۃ الملک کے اخلاق میں جو وصف سب سے زیادہ نمایاں ھے وہ انکا بے لاگ عدل ھے عدل کے وقت وہ اپنے نفس کے تابع فرمان ھرگز نہیں رہتے بلکہ اس وقت قسطاس المستقیم یعنی اللہ تعالی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں کے مطابق عدل قائم کرتے ھیں ایسا کبھی نہیں ھوا کہ کسی فرد یا جماعت کی موافقت یا مخالفت عدل کی راہ میں حائل ھوئی ھو، یا بحیثیت عزیزدار کے رشتے داروں کا پاس ولحاظ قانون اسلامی کے مطابق فیصلہ کرنے میں خلل انداز ھوا ھو۔

جلالۃ الملک کی روز مرہ زندگی سے قریبی تعلق رکھنے والے اور ھر وہ شخص جو انکی زندگی کا مطالعہ کرنا چاھتا ھے وہ انکی اسیرت میں عجائب کا مشاھدہ کرسکتا ھے۔

ایک زندہ ضمیر ھے جو خوف الہی سے ھر وقت دھڑکتا رھتا ھے کہ بھولے سے بھی لوگوں پر ظلم نہ ھونے پائے، افراد رعایا ھوں یا اپنی اولاد انمیں سے کسی کمزور اور عاجز پر زیادتی نہ ھونے پائے کہ جس سے سینۂ گرامی سوز وخلش میں بیچین رھے یہ خیال کہ ناگہاں اگر ایسا ھوجائے، جلالۃ الملک کو

اس طرح بیقرار رکھتا ہے جیسے انگاروں پر چلنے والا کہ نہ اسے دور کرسکتا ہے نہ اس پہ صبر کرسکتا ہے اللہ جلالۃ الملك کی عمر دراز کرے عدل سے ایک انچ بھی ہٹ جانے سے خائف رہتے ہیں یہ زندہ ضمیر اللہ کے اس عاجز بندے کے سینے میں ہے جو اللہ کے سوا کسی کا محتاج نہیں ہے یہ عبد العزیز آل سعود ہے۔

کوئی کتنا ہی چاہے کہ اس موضوع پر انکی زندگی کے عادلانہ کارنامے رقم کرے پھر بھی تفصیلات کو احاطے میں لانا دشوار ہوگا انہیں انکی رعایا کے ساتھ خاص مجلسوں مین دیکھو عام حالات دیکھو وہ روزآنہ ۲ گھنٹہ صبح کے وقت عام دربار میں بیٹھتے ہیں ہر مظلوم ہر فریادی بلا روک ٹوک وہاں پہنچ سکتا ہے۔

پہلے وہ خود اپنے طور پر بیان وغیرہ سنکر ایک فیصلہ قائم کرتے ہین پھر حکام متعلقہ سے فیصلہ کرواتے ہیں اس طرح جب قاعدہ و اصول کے مطابق فیصلہ ہوجاتا ہے تو آخری مرتبہ خود مدعی کو حق پرستی کی دعوت دیتے ہوئے سوال کرتے ہیں کہ اب تم خود بھی حق وانصاف کے مطابق فیصلہ کرو اور حق و عدل پر دل سے راضی ہوجاؤ بتاؤ کیا

جو فیصلہ ہوا ہے وہی حق ہے؟

ایسے حالات اور اوقات میں آپ خود انہیں دیکھیں اور خوب مشاہدہ کریں اور سنیں کہ کسطرح غیبی مدد اور ایمانی بصیرت انہیں سیدھے اور صاف راستے پر قائم کردیتی۔

(۱) ایک مرتبہ قصر شاہی کے دروازے پر ایک عورت اپنے حق میراث میں ظلم کی فریاد لیکر آئی اسنے کہا میں کوئی ایسا نہیں پاتی جو میرے لئے قانون چارہ جوئی کرسکے اور مجھے میرا حق دلائے جلالة الملك ابن سعود نے اسے آواز دی اس سے وہ تمام کاغذات لئے جنہیں وہ ثبوت میں پیش کرنے کیلئے لائی تھی اور فرمایا اگر تمہارا کوئی وکیل نہیں ہے تو میں خود حکومت میں تمہاری وکالت کرونگا اور اسی وقت کاغذات ملاحظہ کئے دلائل و ثبوت کا مطالعہ کیا اور فوراً ہی اس کا معاملہ محکمۂ قضاء شرعیہ میں پہنچادیا پھر روزآنہ محکمۂ شرعیہ سے دریافت فرماتے تھے کہ اس عورت کے معاملے میں کیا ہوا۔ معلوم ہوا کہ عورت حق پر تھی اور فیصلہ اسکے حق میں ہوا ہے، جلالة الملك نے حکم دیا کہ اب (دیر کئے بغیر) حکم نافذ کردیا جائے۔

(۲) ایک مرتبہ جلالۃ الملک جدہ میں تھے ۔ کچھ لوگ اپنی شکایات لیکر آئے حکم دیا کہ انہیں حاضر کیا جائے اور خود بھی انکے معاملے میں تحقیق فرمانے لگے رات کا وقت تھا حکم دیا کہ موثرین حاضر کی جائیں اور جبتک ٹھیک ثبوت بہم نہ پہنچے تفتیش جاری رہے اور جو بھی تحقیق میں حصہ لے اس کے دستخط لئے جائیں (تاکہ اسکی جانچ ہو) جب پوری طرح تفتیش ہوچکی تب جلالۃ الملک کو اطمینان ہوا

(۳) حجاز میں جلالۃ الملک کے نائب امیر فیصل کو خبر ملی کہ طائف کا محکمۂ شرعیہ فیصلہ کرنے میں کاہلی سے کام لیتا ھے اور مقدمات ویسے ھی پڑے رھتے ھیں اس کا نتیجہ یہ ھوتا ھے کہ ملزمین فیصلے کا انتظار کرتے ھوئے عرصے تک جیل میں پڑے رھتے ھیں یہ واقعہ آخر رمضان کا ھے

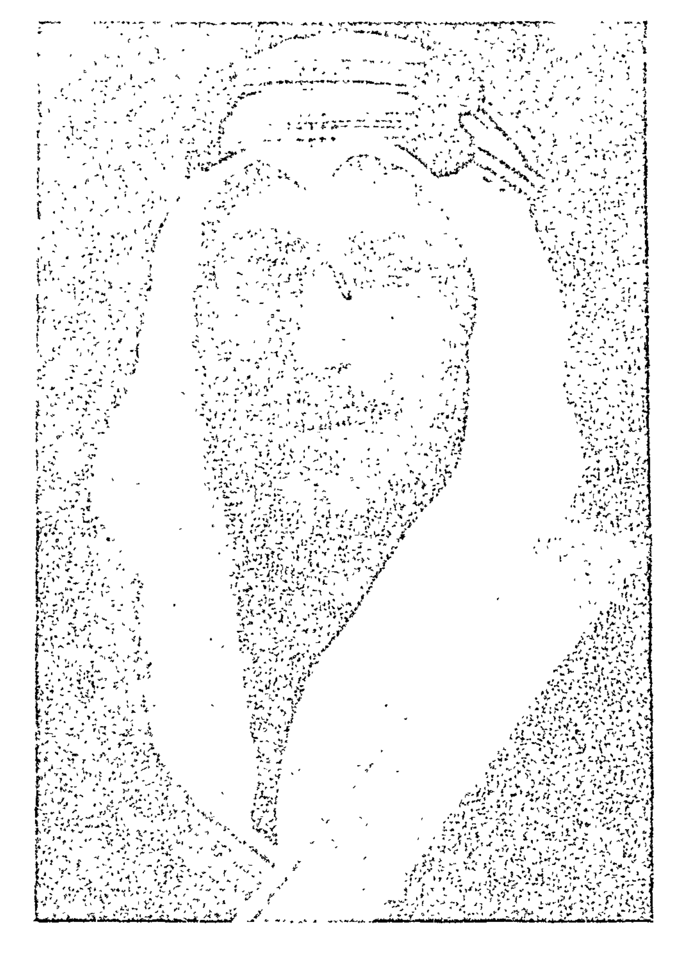
امیر فیصل نے جب دلائل و ثبوت سے یہ معلوم کرلیا کہ واقعی محکمۂ شرعیہ بےپرواہ ھے تو قاضی کو جیل بھجوادیا اور محکمے کے دوسرے افسران کو محکمے میں پابند کردیا (تاکہ قاضی کو معلوم ھوجائے کہ فیصلے کے انتظار میں قیدیوں

کا کیا حال ہوتا ہے)

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ محکمے کے تمام لوگ آخر رمضان سے ایام عید تک رات دن مقدمات میں مشغول رہے اور فیصلے نافذ کرتے رہے

(٤) مجلس شوری کے پاس چند لوگوں کی طرف سے شکایت آئی کہ قاضی نے بلاتحقیق و ثبوت جیل میں ڈالدیا ہے اور مجلس شوری نے اچھی طرح تحقیق کرنے کے بعد جب یقین کر لیا کہ قاضی نے ایسی بے عنوانی کی تو جتنی مدت تک قاضی نے بغیر تحقیق لوگوں کو جیل میں بند کر رکھا تھا مجلس شوری نے اتنی ہی مدت قاضی کو جیل میں بند کرنے کا فیصلہ دیا نائب جلالة الملک امیر فیصل نے اس فیصلے کو پسند فرمایا اور حکم دیا کہ یہ فیصلہ نافذ کردیا جائے۔

(٥) ینبع کے مقام میں ایک زبردست آتشزدگی ہوئی ایک آدمی شبہ میں پکڑ کے قید کردیا گیا شبہ کے اسباب قوی نظر آتے تھے اس نے جلالة الملك سے اپیل کی کہ مجھ پر جو تہمت عائد کی گئی ہے اس کے لئے خاص کمیٹی مقرر کی جائے کہ اچھی طرح غور ہوسکے جلالة الملك



(ولی عہد)

شہزادہ سعود ۳ شوال سنہ ۱۳۱۹ ہجری کو پیدا ہوئے یعنی جسدن آپ کے والد محترم نے ریاض فتح کیا - یقیناً یہہ جلالة الملك کے لئے اور آپ کی نوزائیدہ سلطنت کے لئے ایک نیک فال تھی - شہزادہ والاتبار نے اپنے والد مکرم کے ساتھ قریباً آپ کی تمام مہمات میں حصہ لیا اور بعض افواج کی شہزادہ موصوف نے بنفس نفیس کمان کی - آپ ہمیشہ ناتح رھے - شہزادہ و الاتبار اپنے اخلاق کریمانہ اور وصاف حمیدہ ارر عادات طیبہ میں اپنے والد بزرگواز کے آئینہ‌دار ھیں -

نے مقامی گورنر کی سرکردگی میں ایک کمیٹی مقرر کرنے
کا حکم دیا اس نے بھی یہی فیصلہ کیا کہ الزام صحیح
ہے اس نے پھر جلالة الملك سے فریاد کی کہ مقامی
ممبران کمیٹی میں میرے خلاف اتفاق پایا جاتا ہے اس
لئے شہر مکہ کے ممبران پر مشتمل غیرجانب دار کمیٹی میرے
معاملات پر غور کرے اس نے کہا کہ اگر یہ ثابت
ہوجائے کہ میں اپنے اوپر سے الزام رفع کروانے
میں صحیح راستے سے ہٹا ہوا ہوں تو میں مزید سزا کا
مستحق قرار پاؤنگا۔

جلالة الملك نے خود اپنے قابل اعتماد ممبران پر مشتمل
کمیٹی کے سپرد اس کا مقدمہ کردیا جسمیں شیخ محمد علی
القفیذی بھی تھے اور السید عبدالحمید الخطیب صدر مقرر
ہوئے جلالة الملك نے انکو تحقیق و تفتیش کے سلسلے
میں ہر طرح کی مالی اور سفر کی آسانیاں بہم پہنچائیں
ملازمین بھی انکے ساتھ کردیئے

یہ لوگ مقام حادثہ پر پہنچے اور چھان بین شروع
کردی کمال تحقیق و جستجو کے بعد اس بات کا ثبوت
بہم پہنچا کہ اپیل کنندہ بےقصور ہے۔

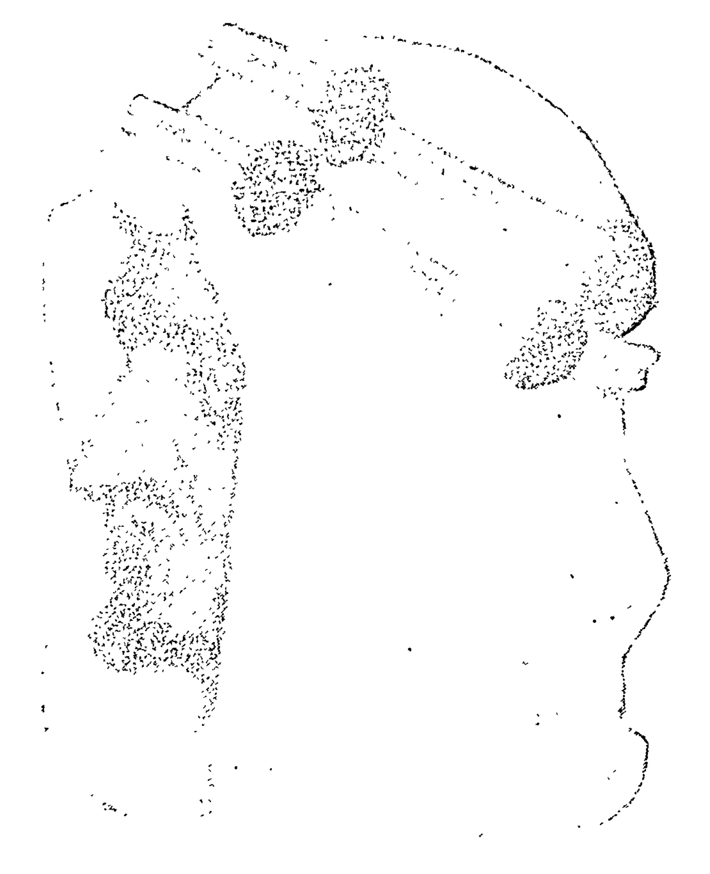
جلالة الملك نے دلائل بغور ملاحظه فرما کر سابقه کمیٹی
کو بخوبی جانچ کئے بغیر کسی کو ملزم قرار دینے کے جرم
میں سزا کا مستحق قرار دیا مقامی گورنر بھی اسمیں شامل تھا
اب معامله امیر فیصل حجاز میں جلالة الملک کے نائب کے
پاس پہنچا انھوں نے حکم دیا که دوسری کمیٹی کی مزید
تحقیقات اور فیصلے سے سابق کمیٹی کے صدر مقامی گورنر
(ینبع کا گورنر) کو مطلع کرکے اسکی رائے طلب کی جائے۔
گورنر کے پاس سے جواب آیا جس میں اس نے اپنی براءت
ظاهر کی پھر تمام کارروائی مجلس شوری کے سپرد کی گئی مجلس
نے دونوں کمیٹیوں کی کارروائی سامنے رکھی اور فیصله دیا
که ملزم کی برأت ثابت نہیں هوتی تلاش و تحقیق کے سلسلے میں
دونوں کمیٹیوں کے افراد کو مناسب معاوضه دیا گیا اور امیر
فیصل نے آخری فیصلے سے اتفاق فرمایا۔

جلالة الملک کا حزم

هر معاملے میں کمال هوشیاری و احتیاط سے قدم رکھنے اور
عدل و رحمت کے موافق حکمت عملی اختیار کرنے میں جلالة الملك
ایک مشہور و معروف هستی هیں الله کے حقوق کی حمایت میں همیشه
سرگرم رهتے هیں اور شرعی امور کی انجام دهی میں مستعد رهتے هیں

اگر کوئی قتل کا مقدمہ آجائے تو اللہ کی مقرر کی ہوئی حد قائم
کئے بغیر انہیں قرار نہیں آتا مقتول کا حق قاتل سے لیکر رہتے
ہیں جب انہیں کسی مقدمے میں یہ شبہ ہوجائے کہ اس سے اللہ
راضی نہیں ہوگا تو علماء سے فتوی لیکر کتاب و سنت کے مطابق
فیصلہ نافذ فرماتے ہیں جب اللہ کی حد قائم کرتے ہوئے قاتل کے
قتل چور کے ہاتھ کاٹنے اور شرابی کو سزا ملنے کا وقت آتا ہے
اس وقت انکی ہیبت چھا جاتی ہے۔ اس وقت صحراؤں میں امن کے
جھنڈے لہرانے لگتے ہیں (یعنی مخلوق اپنی جان و مال اور اخلاق
کے بچاؤ سے مطمئن ہوجاتی ہے) عالم کو کتاب اللہ پر عمل کی
فضیات اور پڑھنے والوں کے سامنے اسلامی قوانین کی تصویر آجاتی
ہے۔

(۱) ایک مرتبہ ایک آدمی نے حکومت سے فریاد کی کہ اس کا
لڑکا کھو گیا ہے پتہ نہیں وہ کہاں ہے جلالة الملك نے
حکم دیا کہ سختی سے تلاش شروع کردی جائے محکمۂ امن
عامہ کے افسر نے تلاش کرتے کرتے اس لڑکے کی
لاش کا پتہ چلالیا جو ایک مکان میں دفن پائی گئی اس
بات کا ثبوت مل گیا کہ اس لڑکے کے تین دوست اسکے
قتل میں شریک تھے جلالة الملک نے ان تینوں کو سزاء



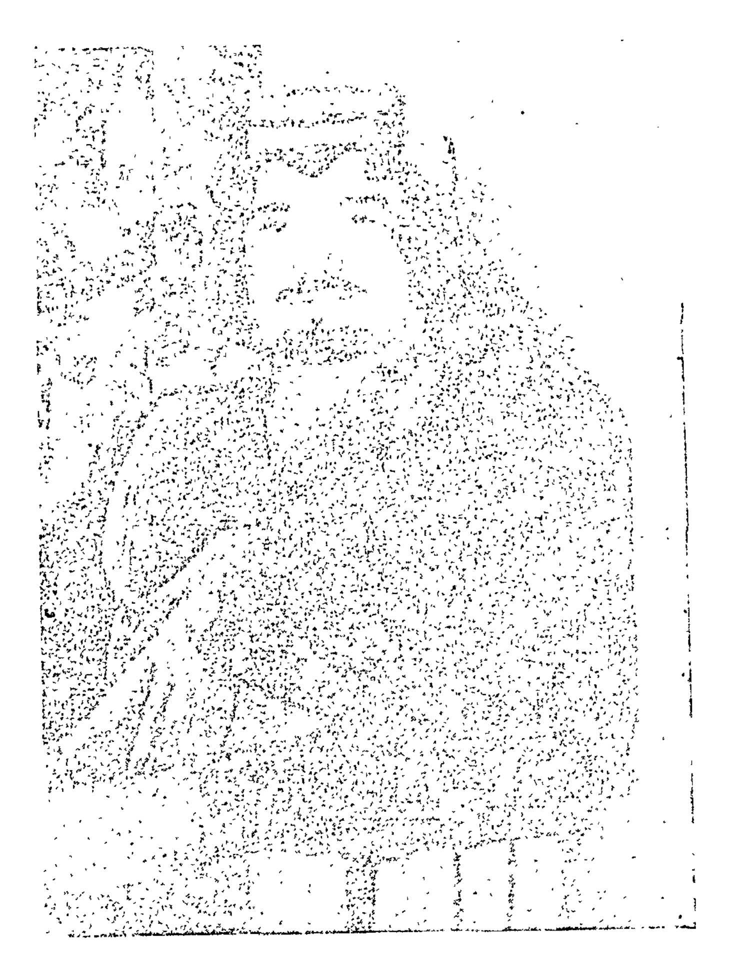
(نائب جلالة الملک)

شہزادہ امیر فیصل عرب میں محبوب اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک ہیں سرزمین حجاز نے انکے زمانے میں انکا ثانی نہیں پیدا کیا آپ کشادہ ظرف بلند حوصلہ ہیں اور عدل کی باریکیوں تک پہنچنے میں آپکو کمال حاصل ہے آپ عالمگیر شہرت رکھتے ہیں انجمن اقوام متحدہ میں اور مجالس عالمی جو مسلمانوں اور عربوں کی مدافعت کیلئے وجود میں آئیں آپ کے حیرت انگیز کارنامے تاریخ یادگار ہیں

موت کا حکم دیا اور عام عبرت و نصیحت کیلئے مقتول
کی لاش پر ان تینوں قاتلوں کی لاش لیجائی گئی اسطرح
جرائم پیشہ افراد کو عبرت اور عوام کو نصیحت حاصل
ہوئی۔

(۲) ایک شخص کے بارے میں یہ ثبوت پہنچ گیا کہ اس نے
خانۂ کعبہ میں غلاظت کی تا کہ نمازیوں اور طواف کرنے
والوں کو تکلیف پہنچے۔ علماء نے اس کیلئے قتل کا
فتوی دیا اور اسے قتل کردیا گیا۔

(۳) ایک مرتبہ ثبوت بہم پہنچا کہ ڈاکوؤں اور بدمعاشوں کی
ایک ٹولی نے جدہ کے راستے میں بیٹھ کر حاجیوں کو
کچھ نہ دینے کی صورت میں قتل کی دھمکی دی
جلالۃ الملک نے ان مجرموں کو حاضر کروایا اور ان کی
تفتیش و تحقیق نیز ڈاکوؤں کی سرکوبی کے لئے ایک
عنجدہ محکمہ قائم کیا جب ثبوت پہنچ گیا کہ واقعی یہ
ڈاکوؤں کی جماعت ہے تو شرعی فیصلے کے مطابق
ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پیر
مکہ معظمہ میں کاٹے گئے کیونکہ یہ لوگ لوٹ مار ڈکیتی
کو اپنا ذریعہ بنا چکے تھے



(وزیر دفاع)

شہزادہ امیر منصور جنہوں نے مملکت دفاعی امور کو حیرت انگیز سرعت سے ترقی دی اور اپنی حسن تدبیر وحکمت عملی سے دیہاتی بہادروں کو فوجی تنظیم میں ماہر کردیا اور انہیں اس قابل بنادیا کہ وہ کمال مشق و تجربے سے جدید جنگی ہتیاروں کو استعمال کرسکیں۔

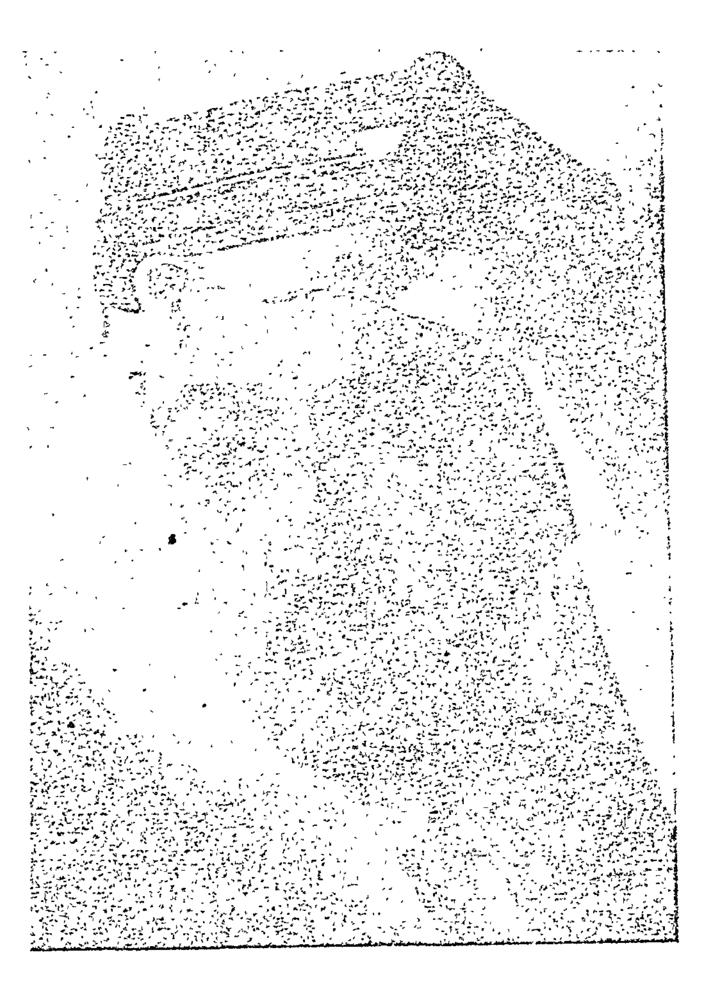
جلالة الملک کا اللہ تعالی سے تعلق قلبی

جلالة الملك کو اللہ سے جو قلبی تعلق ھے اور جسقدر اللہ کا خوف انکے دلمیں ھے اسکا ایک مظہر یہ بھی ھے کہ وہ ھر شعبے میں کام کرنے والے اور عام لوگوں میں سے خدا پرست اور خدا دوست لوگوں سے محبت کرتے ھیں اور انکے حالات معلوم کرتے رھتے ھیں اس مقصد کے لئے انہوں نے کئی کمیٹیوں کو تشکیل دیا ھے تاکہ باضابطہ طور پر ایسے لوگوں کی تلاش وجستجو جاری رھے جنمیں سلامت روی استقامت اور پرھیزگاری کے اوصاف پائے جاتے ھیں آپ زرکثیر خرچ کرکے اراکین کمیٹی کو دیہاتوں اور دور دراز شہروں میں بھیجتے ھیں تاکہ لوگوں کے حالات اور انکی خبروں کی صحیح اطلاح پہنچائیں انکی شکایات سنیں اور انمیں سے جو مظلوم ھوں انکی دادرسی کریں رعایا کی اصلاح اور رفاد عامہ کی جو تجاویز انکے ذھن میں آئیں انہیں جلالة الملك کے سامنے پیش کریں تاکہ مناسب اور بہتر تجاویز کو عملی جامہ پہنایا جائے کمیٹیوں کے علاوہ جلالة الملك بذات خود جب نجد سے حجاز جاتے ھیں تو لوگوں کو جمع کرکے انکے حالات دریافت کرتے ھیں انسے فرماتے ھیں کہ حاکموں اور عھدوں داروں کی طرف

سے تمہیں جو بھی شکایات ہوں انہیں صاف صاف مجھسے بیان کرو اسکے بعد انہیں اچھی اچھی نصیحتیں کرتے ہیں پھر اپنے مشہور کلمات یوں ادا فرماتے ہیں۔

" حاکم کا فرض ہے کہ وہ اپنی رعایا کا خیر خواہ ناصح رہے اسکا فرض ہے کہ اسکے ہوتے ہوئے رعایا پر کوئی ظلم و زیادتی نہ ہونے پائے اور رعایا کا فرض ہے کہ وہ اپنے حاکم اور افسروں کی خیر خواہ رہے ظلم جاری رکھکر یا حکام وافسروں کو رشوت دیکر اپنے حاکم وقت کی خیانت نہ کرے ایسی باتوں سے بڑا فساد پھیلتا ہے اورحاکم و رعایا دونوں کا حق مارا جاتا ہے اور دونوں کے حق میں ظلم عام ہوجاتا ہے "

ایک مرتبہ جلالۃ الملک کو یہ مصدقہ خبر پہنچی کہ شریف حسین عدنان اور شیخ عبد العزیز العتیق جو نائب جلالۃ الملک امیر فیصل کے مشیر ہیں ان دونوں نے یہ حرکت کی جلالۃ الملک کے پاس چند لوگوں کی شکایات پہنچانے میں خلل ڈالا اور جو لوگ اپنی فریاد جلالۃ الملک تک پہنچانا چاہتے تھے انہیں قید کروادیا جلالۃ الملک نے اس معاملے کی بہت تحقیق فرمائی جب یقین ہوگیا کہ ان دونوں نے واقعی ایسا کیا ہے تو ان دونوں کو عہدے سے بر طرف کردیا اور ہمیشہ کے لئے سرکاری خدمت سے انہیں محروم کردیا۔



(نائب الملک کے معاون)

شہزادہ امیر عبد اللہ الفیصل آپ بیک وقت بوڑھے تجربہ کاروں کی حکمت عملی اور نوجوانوں کی ہمت وجرأت ان صفات کے جامع ہیں۔ اس طرح آپ اپنے دادا اور اپنے والد بزرگوار کے قابل اعتماد فرزند اور امت اسلامیہ کی محترم ہستی ہیں عرب نے انہیں "سردار جوانان" کا خطاب دیا ہے

جلالة الملك کی عفو و درگذر

انتقام اور بدلہ لینا دشمنوں اور مخالفین پر سختی کرنا لوگوں کی طبیعت میں داخل ہے اسی لئے قرآن کریم میں جگہہ جگہہ عفو درگذر کی تعلیم دی گئی ہے تاکہ انسانی طبیعت طیش و غضب میں بھڑک کر زیادتی کر بیٹھنے کی غیر فطری حالت سے باز آجائے اور اپنی اصلی فطرت صالحہ کی طرف لوٹ آئے قرآن کریم یہ بھی کہتا ہے کہ دشمن یا مخالف کو ایسے وقت معاف کردینا بڑے ثواب کا کام ہے جبکہ بدلہ لینے کی پوری طاقت حاصل ہوجائے ہمکو نہیں معلوم کہ اس دور میں جبکہ اخلاقی خوبیاں کمیاب ہیں کسی شخص میں جلالة الملك سے زیادہ یہ وصف پایا جائیگا ایک نہیں بکثرت واقعات یہ بتاتے ہیں کہ بدلہ و انتقام پر قادر ہوتے ہوئے انہوں نے اپنے دشمنوں کو معاف کردیا ہے یہ وصف انمیں بیحد نمایاں ہے جلالة الملك عبدالعزیز آل سعود کے لئے مسرت و انبساط کا اس سے بہتر کوئی موقع نہیں آتا جبکہ وہ اپنے مخالف پر قابو پا کر اسے معاف کردیتے ہین اس عادت کے نمایاں ہونے کے دو سبب ہیں ایک یہ کہ ان کے دل میں کینہ ٹہرنے نہیں پاتا ان کے دشمن جب ان کے سامنے حاضر ہوتے تو انہوں نے ہمیشہ باقی رہنے والے یہ الفاظ ان سے کہے تم لوگ اس بات پر میرے سامنے عہد کرلو کہ اللہ کے دین کے

لئے اخلاص پر ہمیشہ ثابت قدم رہوگے اور ایسے کام کرتے رہوگے جن سے مسلمانوں کی فلاح و سعادت وابستہ ہے رہ گئے شخصی معاملات اور ذاتی امور تو انہیں جانے دو ان کا کچھ ذکر نہیں ۔

دوسرا سبب یہ ہے کہ ان کا ایمان پختہ ہے اور قرآن کی ہر ہر آیت کی تصدیق ان کے دل کی گہرائیوں میں اتر چکی ہے اور ایمان و تصدیق کی تاثیر یہی ہے کہ حسب ارشاد قرآن کریم عفو و درگذر سے کام لینا اللہ کی خوشنودی کا سبب سمجھتے ہیں اور قرآن کا ارشاد ہے کہ نیکی اور بدی برابر نہیں ہے تم جب مدافعت کرو تو بہتر سے بہتر طریقۂ مدافعت اختیار کرو ایسا طریقہ کہ جس سے (متأثر ہوکر) تمہارا دشمن یکایك تمہارا دوست و شفیق بن جائے ۔

اس پر جلالۃ الملك کا ایمان ہے اسکی سچائی پر انکو پختہ اعتقاد ہے اور انکا مقولہ یہ ہے کہ جو کوئی ہمکو اللہ کے کاموں میں دھوکہ دیگا وہ خود دھوکہ پائے گا ۔

اور اسکا حساب اللہ کے ذمے ہے یہ کہکر عفو پر فیصلہ کرلیتے ہیں اب ہم ان کے عفو کی چند مثالیں تحریر کرتے ہیں ۔

(۱) آل سعود اور آل رشید میں سخت دشمنی تھی کیونکہ آل رشید نے جلالۃ الملك کے والد امام عبدالرحمن سے امارت چھین لی تھی جب آل رشید کی امارت ختم ہوگئی اور انھوں نے ہتھیار ڈال دئے تو جلالۃ الملک نے ان لوگوں کو ریاض



(وزیر مالیہ)
صاحب المعالی الشیخ عبد اللہ سلیمان ہر نیک کام میں جلالۃ الملک
کے دست راست اور تمام عمرانی اسکیموں اور اصلاحات کے
محور ہیں مملکت عربیۂ سعودیہ کی اقتصادی ترقیوں میں
آپ کی مساعی قابل تحسین ہیں

میں بڑے محلوں میں آرام و آسائش سے رکھا اور
ان کے سامنے مال و اسباب کا ڈھیر لگادیا ان سے رشتہ داری
قائم کرلی آج وہ لوگ جلالۃ الملک کے خاص اور محبوب
لوگوں میں ہیں خاص محفلوں میں انکو اچھا مقام حاصل ہے
اور اپنی اولاد کیطرح ان لوگوں سے معاملہ کرتے ہیں۔

(۲) سنہ ۱۳۳۸ ھجری میں جب ابن سعود کو عسیر پر قبضہ حاصل
ہوگیا حسن آل عایض اور ان کے چچا زاد بھائی محمد
آل عایض نے ہتھیار ڈال دئے تو جلالۃ الملک بڑی عزت و
احترام سے پیش آئے اور مال و اسباب کی بارش کردی
صرف یہی نہیں بلکہ انکو ان کے شہر پہنچایا اور امیر حسن
آل عائض کو اپنے عامل ابہا کا مشیر خاص مقرر کیا جہاں
وہ بڑی عزت سے رہے۔

اس کے علاوہ جلالۃ الملک کے بکثرت ارشادات اور انکے
عظیم کارنامے ہمنے اختصار کیوجہ سے نظر انداز کردئے ہیں عنقریب
اس امام عادل کی مفصل سیرت انگریزی، عربی اور اردو تینوں
زبانوں میں شایع ہورہی ہے اللہ سے دعا ہے کہ جلالۃ الملک اور
انکے صالح اولاد اور نیک نیت عمائد حکومت کو ہر طرح محفوظ و
مامون رکھے انہیں توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اسلام
کی خدمت انجام دیں اللہ کے کلمے کو بلند کریں اور سید حلائق شفیع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کا احیاء فرمائیں آمین یا رب العالمین

مطبوعہ العرب پریس - کراچی - ۵